Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
March 21, 2025

Imam al-Qudūrī:
His Life, Scholarly Rank, and the Juristic Authority of Mukhtaṣar al-Qudūrī in Classical and Contemporary Contexts

امام قدوریؒ: سیرت، علمی مقام اور مختصر القدوری کی فقہی حیثیت—کلاسیکی و عصری تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ

Dr. Hafiz Khalil Ahmad Qadri
PhD in Islamic Studies, College of Shariah & Islamic Sciences, Minhaj University, Lahore, Islamic Scholar and Educator, Teaching Dars-e-Niẓāmī syllabus at Jamia Hajveria since 1998
Email: drkhalilahmadqadri@gmail.com

Abstract

Imam Abu al-Husayn Ahmad ibn Muhammad al-Qudūrī (d. 428 AH / 1037 CE) is recognized as one of the most influential jurists of the Hanafi school, and his celebrated work *Mukhtaṣar al-Qudūrī* remains foundational within the canon of Hanafi legal literature. This study offers a comprehensive analysis of Imam al-Qudūrī's life, scholarly contributions, and methodological legacy, while examining the enduring authority of his *Mukhtaṣar* in both classical jurisprudence and contemporary legal discourse. Drawing on biographical collections, juristic commentaries, works of *rijāl* and *fiqh*, as well as modern academic research, the study contextualizes the intellectual environment in which al-Qudūrī lived and highlights the distinctive features that elevated him to a position of prominence among the early Hanafi jurists. A major focus of the paper is the significance of *Mukhtaṣar al-Qudūrī* within the tradition of Hanafi *mutūn*. The text's clarity, precision, and careful selection of authoritative opinions facilitated its adoption as a central teaching manual for centuries, forming the backbone of instruction in *madāris* across the Muslim world. The research analyzes the methodological structure of the *Mukhtaṣar*—its reliance on transmitted rulings, avoidance of unnecessary juristic debate, and balanced presentation of dominant and alternative opinions—while addressing contemporary misconceptions, including claims of alleged *tasāmuḥāt* (excessive ease) attributed to Imam al-Qudūrī.

The study further explores the contemporary relevance of *Mukhtaṣar al-Qudūrī*, demonstrating how its principles continue to inform modern legal deliberations on issues such as financial ethics, gender matters, worship, and personal law. It argues that meaningful engagement with al-Qudūrī's methodology requires integrating classical juristic tools with contemporary hermeneutical approaches. Ultimately, the paper concludes that the scholarly legacy of Imam al-Qudūrī remains vital for understanding Hanafi jurisprudence and that his *Mukhtaṣar* provides a foundational, reliable, and adaptable framework for addressing emerging fiqh challenges in the modern world.

Keywords: Imam al-Qudūrī; Mukhtaṣar al-Qudūrī; Hanafi Fiqh; Juristic Methodology; Islamic Legal Tradition; Contemporary Fiqh Issues

تمہید

اسلامی فقہی روایت ایک وسیع، منظم اور صدیوں پر محیط علمی ورثہ ہے جس نے امتِ مسلمہ کی دینی، سماجی اور تہذیبی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ اس روایت کا ایک نمایاں پہلو وہ فقہی متون (*mutūn*) ہیں جنہوں نے نہ صرف مدارسِ دینیہ کے نصاب کو تشکیل دیا بلکہ مسلم معاشروں میں عملی فقہ کی تفہیم اور تطبیق کو بھی منظم کیا۔ انہی بنیادی متون میں *مختصر القدوری* کو مرکزی مقام حاصل ہے، جو اپنی جامعیت، اختصار، اتقان اور فقہی استدلال کی پختگی کی بنا پر فقہِ حنفی کا ستون کہلاتی ہے۔ اس عظیم علمی ورثے کے مصنف، امام ابوالحسین احمد بن محمد القدوریؒ، چوتھی و پانچویں صدی ہجری کے جلیل القدر فقہاء میں سے تھے جنہوں نے علمی بصیرت، تقویٰ اور فقہی مہارت کے امتزاج سے ایک دائمی علمی اثر چھوڑا۔ قدوریؒ کی شخصیت اور ان کا مختصر محض ایک درسی کتاب نہیں بلکہ حنفی فقہ کے اعلیٰ مناہج، اصولی ترجیحات اور روایتی فقہی توازن کی بہترین نمائندگی کرتا ہے۔ صدیوں تک یہ کتاب درسِ نظامی اور اسلامی قانونی تعلیم کا بنیادی محور رہی ہے، اور آج بھی پوری دنیا کے مدارس میں اسے سندِ اعتماد حاصل ہے۔ تاہم عصرِ حاضر میں فقہی متون پر نئی بحثیں جنم لے رہی ہیں۔ ایک طرف بعض جدید حلقوں میں فقہی متون کو غیر متعلق یا جامد قرار دینے کا رجحان بڑھ رہا ہے، تو دوسری جانب مخالفانہ علمی فضا میں قدوریؒ پر "تسامحات" یا فقہی آسان گیری کے الزامات بھی سامنے آتے ہیں۔ ان مباحث کی موجودگی میں ضروری ہے کہ امام قدوریؒ کی علمی خدمات، ان کے منہجی اصول، اور *مختصر القدوری* کی بنیادوں کا تحقیقی جائزہ لیا جائے۔

اسی کے ساتھ ساتھ جدید فقہی موضوعات——معاشی معاملات، سماجی تشکیل، خاندانی قوانین، عورت سے متعلق مسائل، اور جدید قانونی ڈھانچوں—— میں بھی قدوریؒ کے منہج کی تطبیق کی ضرورت پہلے سے زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ فقہ کی عصری معنویت اسی وقت برقرار رہ سکتی ہے جب کلاسیکی فقہی ذخیرے کو نہ محض تاریخی دستاویز سمجھا جائے اور نہ ہی جامد متن، بلکہ اسے ایک زندہ، قابلِ فہم اور قابلِ تطبیق علمی روایت کے طور پر پیش کیا جائے۔ یہ مقالہ انہی علمی تقاضوں کے پیشِ نظر مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں امام قدوریؒ کی سوانح، علمی مقام، حنفی فقہ میں ان کے کردار، *مختصر القدوری* کی خصوصیات، اس کی تدریسی اہمیت، اور اس پر ہونے والے اعتراضات کا تحقیقی تجزیہ شامل ہے۔ ساتھ ہی عصرِ حاضر کے اہم فقہی مباحث میں اس متن کے عملی اطلاقات اور اس کی قانونی رہنمائی کی صلاحیت کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد حنفی فقہی روایت کے ایک بنیادی منبع کو نئے تناظر میں متعارف کرانا، اس کی اصل روح کو نمایاں کرنا، اور جدید مسائل میں اس کی معنویت کو مدلل انداز سے ثابت کرنا ہے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

تعارف

فقہِ اسلامی کی تدوین اور اس کے ارتقائی مراحل میں حنفی فقہ کو نمایاں اور مرکزی مقام حاصل ہے۔ اس مکتبِ فکر نے نہ صرف فقہی اصولوں کو منظم کیا بلکہ عملی زندگی میں پیش آنے والے مسائل کے حل کے لیے ایک ہمہ گیر اور متوازن قانونی نظام تشکیل دیا۔ اس فقہی روایت کے اہم ستونوں میں سے ایک نام امام ابوالحسین احمد بن محمد القدوری کا ہے، جنہوں نے چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں فقہِ حنفی کی تدریس، تدوین اور توسیع میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ان کی شہرۂ آفاق تصنیف *مختصر القدوری* صدیوں سے دنیائے اسلام کے مدارس میں ایک مرکزی نصاب، فقہ حنفی کی بنیادی دستاویز، اور عملی فقہی رہنمائی کا معتبر مصدر رہی ہے۔ *مختصر القدوری* کی اہمیت صرف اس کے اختصار، جامعیت اور وضاحت تک محدود نہیں، بلکہ اس میں فقہی ترجیحات، روایت و درایت کے امتزاج، اور مسائل کے انتخاب میں جو فقہی بصیرت ملتی ہے وہ اسے دیگر متون سے ممتاز کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے حنفیہ نے اس متن کو فقہ کی تعلیم کا بنیادی سنگِ میل قرار دیا، اور اس پر بے شمار شروح، حواشی اور علمی کام وجود میں آئے۔ عصرِ حاضر میں اگرچہ یہ متن بدستور علمی مقام رکھتا ہے، تاہم جدید قانونی مباحث، معاشرتی تبدیلیوں، تہذیبی سوالات، اور بعض علمی اعتراضات کے باعث اس کی نئی معنویت سامنے آئی ہے۔ کچھ حلقے فقہی متون کی افادیت پر سوال اٹھاتے ہیں، جبکہ بعض ناقدین امام قدوریؒ پر *تسامحات* کے دعوے کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ضروری ہے کہ امام قدوریؒ کی علمی شخصیت، منہجی خصوصیات، اور *مختصر القدوری* کی فقہی حیثیت کا جامع علمی جائزہ لیا جائے، اور یہ واضح کیا جائے کہ یہ متن کس طرح آج کے پیچیدہ فقہی مباحث میں رہنمائی فراہم کر سکتا ہے۔

یہ مقالہ اسی مقصد کے تحت مرتب کیا گیا ہے تاکہ حنفی فقہ کے اس بنیادی ماخذ کو کلاسیکی اور جدید دونوں تناظرات میں سمجھا جائے، اس کے علمی مقام کا از سرِ نو تعین کیا جائے، اور اسے عصرِ حاضر کے فقہی و قانونی مباحث میں مؤثر طور پر بروئے کار لانے کے ممکنہ طریقے پیش کیے جائیں۔

(1) نسب اور نسبت قدوری میں مفتی بہ دل اور دلائل و قرائن

ابو حسین احمد بن محمد بن احمد بن حمدان ابو بکر القدوری البغدادی النفی، یہ آپ کا نسب نامہ ہے القدوری میں یاءِ نسبت کی ہے اس کی وجہ تسمیہ اور انتساب میں اختلاف ہے القدوری ق، د کے ضمہ کے ساتھ ہے [i] بعض علماء نے فرمایا: اس کی نسبت قدور یا قدورہ کی طرف ہے جو بغداد کے اندر ایک بستی ہے جہاں آپ پیدا ہوئے [ii] جیسا کہ بیضاوی، بیضاء، بستی اور سیوطی، سیوط بستی کی طرف منسوب ہے اور بعض علماء نے فرمایا کہ قدور، قدر کی جمع ہے جو ہانڈی کے معنی میں ہے اس کی تصغیر قدیرۃ/قدیر آتی ہے [iii] اور القادر کا معنی ہے ہانڈی میں پکانے والا یا یہ ان کے آباء میں سے کوئی ہانڈیاں بنا کر بیچتا یا

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

معنی دیگ ہے دیگیں بناتے یاان کے علاقہ میں ان کی رہائش گاہ کے ارد گرد دیگیں بنانے والے تھے اس لیے ان کو قدوری کہا جاتا ہے ان دونوں اقوال میں سے راجح کون سا ہے؟ حضرت محقق العصر قبلہ علامہ استاذی المکرم صاحب المظہر النوری نے پہلے قول کو راجح قرار دیا جبکہ دیگر تمام محققین نے دوسرے قول کو ہی ترجیح دی۔

پہلی دلیل وقرینہ

ڈاکٹر محمد احمد سراج اور ڈاکٹر علی جمعہ محمد التجرید کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں:

ورجح السيوطی والسمعانی رجوعه الی بيع القدور ووضعها بما يدل علی اشتغاله و اشتغال احد ابائه بهذه الحضة ومهما يكن من امرفانه قد تميز بهذه النسبةعن غيره ۔(iv)

ترجمہ: امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اور امام سمعانی رحمہ اللہ نے ہانڈیوں کے بیچنے اور بنانے کی طرف لوٹنے کو ترجیح دی کہ امام صاحب خود یا ان کے آباء میں سے کوئی ایک اس پیشہ میں مشغول رہتا تھا جب یہ معاملہ ہے تو اس اعتبار سے اس نسبت کے سبب وہ غیر سے ممتاز ہو گئے۔

دوسری دلیل وقرینہ

ڈاکٹر عماد فؤاد حسن الراوی جامع المضمرات والمشكلات في شرح مختصر الامام القدوری کے مقدمہ میں مذکورہ قدورۃ بستی والا قول ذکر کرنے بعد یوں تبصرہ کرتے ہیں:

ولكن هذا القول مخالف لما قرره علماء الانساب ولهذا قال في مفتاح السعادةوفيه نظر. (v)

ترجمہ: لیکن یہ قول علماءانساب کی تقریر کے مخالف ہے اس لیے صاحب مفتاح السعادۃ نے فرمایا کہ اس میں اعتراض ہے۔(vi)

مذکورہ قول ذکر کرنے کے بعد ڈاکٹر محمد احمد سراج فرماتے ہیں:

وعلی هذا الرای اكثر من ترجمه ولعله هو الراجح والقدوري نسبة الی بلدة قدورة في بغداد وقد بحثنا عن بلدة قدورة هذه فلم تعثر علی اية معلومات عنها وقد قال الرهاوی الحنفی عن هذا الرای كما ذكره طاشكبری زاده في شرحدرر البحار فيه نظر لا أصل لهذه النسبة. (vii)

ترجمہ: اکثر مترجمین اسی رائے پر ہیں اور یہی راجح ہے اور قدوری کو قدورہ بغداد کے اندر واقع ہونے والے شہر کی طرف منسوب کرنا تو یہ ایسی بات ہے کہ ہم قدورہ شہر کو تلاش کرتے رہے لیکن ہم کسی طرح کی معلومات پر بھی مطلع نہ ہو سکے اس رائے کے رہاوی حنفی قائل ہیں جس طرح طاش کبری زادہ نے درر البحار کی شرح میں فرمایا کہ یہ قول قابل اعتراض ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ولادت وارتحال

آپ کی ولادت ۳۶۲ھ/۹۷۳ء کو ہوئی (viii) اور آپ ۶۷ سال کی عمر پا کر بروز اتوار ۵ رجب المرجب ۴۲۸ھ/۲۴ اپریل ۱۰۳۷ء کو انتقال فرما گئے اور شہر بغداد کے مقام درب ابی خلف میں دفن ہوئے پھر وہاں آپ کی قلب مکانی ہوئی شارع منصور کی طرف وہاں مشہور فقہ حنفی کے امام ابو بکر الخوارزمی کے پہلو میں دفن ہو گئے۔(ix)

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

آپ کے اساتذہ کرام

فقہ

ابو عبداللہ محمد بن یحی بن مہدی الجرجانی المتوفی ۳۹۸ھ۔[x]

حدیث

جن سے آپ نے حدیث سماعت فرمائی وہ بغداد کے دو محدث تھے:

(1) محمد بن علی بن حسین بن ابراہیم بن سوید ابو بکر المؤدب المتوفی ۳۸۱ھ[xi]

(2) عبداللہ بن محمد الحوشبی المتوفی ۳۷۵ھ ولادت ۲۹۴ھ[xii]

تلامذہ

(1) ابو بکر احمد بن علی بن ثابت البغدادی ۳۹۲ھ - ۴۶۳ھ[xiii]

(2) قاضي القضاة ابو عبداللہ محمد بن علی ۳۹۸ھ – ۴۷۸ھ[xiv]

(3) ابو نصر احمد بن محمد بن محمد ۴۷۴ھ[xv]

(4) مفضل بن مسعود بن محمد بن یحیی ۴۴۲ھ[xvi]

(5) عبد الرحمن بن محمد السرخسی ۴۳۹ھ[xvii]

(6) قاضي القضاة ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد ۴۷۸ھ[xviii]

(7) ابو الحارث محمد بن ابو الفضل محمد السرخی [xix]

امام قدوری کی تصنیفی خدمات

1. مختصر القدوری
2. اور قدوری سے بھی بڑی آپ کی کتاب: الطبیۃ المقارنۃ التجرید ہے جو مکتبہ محمودیہ افغانستان سے بارہ جلدوں میں چھپ چکی ہے جس میں امام قدوری پہلے اختلافی و خلافی مسائل میں احناف کے دلائل پھر شوافع کے دلائل پر احناف کی توثیق پھر شوافع کے دلائل کی تردید کرتے ہیں۔یہ الگ بات ہے کہ شہرت قدوری کو مل گئی ورنہ کتاب التجرید کی بھی چند نایاب خصوصیات ہیں:
3. فقہ کے اندر سب سے بڑا موسوعہ ہے مذاہب ائمہ کے درمیان بالخصوص احناف وشوافع کے اختلافی مسائل
4. تجرید وہ فقہ کی تاب ہے جس نے حقیقی فقہ کی صورت دکھائی بالخصوص علم خلاف/خلافیات کے حوالہ سے
5. تجرید وہ کتاب ہے کہ اس میں شوافع حضرات کی نصوص اور احناف کی بھی نصوص ہیں جو اور کتب میں نہیں ہیں۔
6. اور یہ کتاب ۴۰۵ھ میں امام قدوری نے املاء کروائی جس وقت ان کی عمر ۴۲ سال ہو چکی تھی۔آپ کے اسی دور میں دو کتب ہم عصر نے بھی اختلافی مائل پر تحری کی ہیں: (1) الخلافیات ابو بکر احمد بن حسین البیہقی الشافعی ۴۰۸ھ (2) رؤس المسائل ابو قاسم جار اللہ محمود بن عمر

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

الزمخشری المعتزلی الحنفی ۵۳۸ھ لیکن امام قدوری جیسا تفنن عبارت مذکورہ کتب میں نہیں ہے۔التجرید کا آغاز کتاب الطہارت جبکہ اختتام ادب القاضی کے ساتھ ہوتا ہے۔

7. شرح مختصر کرخی
8. **التقريب الاول** جوفی الفروع امام اعظم اوران کے تلامذہ کے اختلافی مسائل پر مشتمل ہے لیکن اس میں دلائل ذکر نہیں کیے۔
9. **التقريب الثاني** یہ کتاب بھی امام صاحب اور آپ کے اصحاب کے اختلافی مسائل پر مشتمل ہے لیکن مفصل دلائل سے بھی یہ کتاب مزین ہے۔
10. **مسائل الخلاف بين الحنفيين** اس کتاب کا ذکر ابن الوفاء القرشی الخوانساری نے کیا ہے۔
11. جزفی الحدیث
12. شرح ادب القاضی علی مذہب ابی حنیفہ
13. مختصر یہ آپ نے اپنے بیٹے کیلئے سپیشل لکھی۔(xx)

مختصر القدوری کی اہمیت اور متون میں عمدہ مقام ومرتبہ

مختصر القدوری کی یوں تو اہمیت بین الانام مسلمہ ہے لیکن اس سے بڑھ کر اس کتاب کو یہ مقام بھی حاصل ہے کہ جس طرح علم نحو میں الکتاب بولے جانے سے مراد امام سیبویہ کی کتاب مراد لی جاتی ہے ایسے ہی علوم فقہ میں جب بھی الکتاب کا لفظ بولا جاتا ہے تو فقہ کے اعتبار سے اس سے مراد "مختصر القدوری" ہوتی ہے۔ گویا کہ فرد کامل الکتاب کا مختصر القدوری ہی ہے کیونکہ وہ اکثر وبیشتر مسائل فقہیہ کا موسوعہ اور انسائیکلوپیڈیا بھی ہے الکتاب سے " مختصر القدوری" مراد لینے کی وجہ بھی علماء بیان کرتے ہیں:

لاستفاضة ذكر عندهم ولكثرة من تفقه واعتمد عليه(xxi)

کیونکہ احناف کے ہاں اس کا ذکر مشہور ہے اور جو فقہ حاصل کرتا ہے اس کے ہاں یہ بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور اس پر اعتماد و بھروسہ بھی کیا جاتا ہے۔

اور مزید براں یہ کہ امام قدوری کی مختصر کے مسائل کو مشائخ کبار کے ہاں تواتر اور تلقی قبول کا مقام حاصل ہے چنانچہ صاحب متانہ رقمطراز ہیں :

اما المختصرات اللتي صنفها حذاق الائمة وكبار الفقهاء المعروفين بالعلم والزهد والفقاهة والعدالة فى الرواية كالامام ابى جعفر الطحاوي وابي الحسن الكرخي والحاكم الشهيد المروزي و ابي الحسين القدوري ومن في هذه الطبقة من علمائنا الكبار فهي موضوعة لضبط اقوال صاحب المذهب وجمع فتاواه المروية عنه فمسائلها ملحقة بمسائل الاصول وظواهر الروايات في صحتها وعدالة رواتها وما فيها دائرين متواتر و مشهور و احاد صحيحة الاسناد وقد تواترت هذه المختصرات عين مصنيفها وتلقاها علماء المذهب بالقبول منهم۔(xxii)

وہ متون جن کو ماہر ائمہ نے تصنیف کیا اور ان بڑے بڑے فقہاء نے جو علم، زہد، فقاہت اور روایت کرنے میں عدالت کے اندر مشہور ہیں مثلاً ابو جعفر الطحاوی ۳۲۱ھ، ابوالحسن کرخی ۹۵۱ھ، امام حاکم شہید المروزی ۳۳۴ھ، امام ابوالحسین قدوری ۴۲۸ھ اور جو بڑے بڑے علماء اس طبقہ میں شامل

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

ہیں تو یہ مقرر کیے گئے ہیں صاحب مذہب کے مختلف اقوال کو محفوظ کرنے کیلئے اور جو ان سے فتاوی جات روایت کیے گئے ان کو اکٹھا کرنے کے لیے ان متون کے مسائل کو ملایا جائے گا اصول الروایہ اور ظاہر الروایۃ [امام محمد کی کتب ستہ (مبسوط، زیادات، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر ، سیر کبیر)] کے ساتھ صحت کے اعتبار سے اور راویوں کی عدالت کی حیثیت سے اور ان متون میں جو جو مسائل دائر ہیں وہ متواتر مشہور اور صحیح الاسناد خبر واحد کے درمیان دائر ہونے کے مترادف ہیں اور یہ تصنیف شدہ متون حد تواتر کو پہنچ چکے ہیں اور علماء کے ہاں یہ قبولیت عامہ کا رتبہ حاصل کر چکے ہیں۔

صاحب المتانہ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ان متون پر متقدمین بھی اعتماد کرتے تھے اور بھی متون ہیں جن پر متاخرین نے بھی اعتماد کیا ہے لیکن مذکورہ صاحب متون نے التزام کر رکھا ہے کہ اپنی اپنی کتب میں قول راجح مقبول اور قوی کو ہی ذکر کریں گے نیز ان متون کا بیان کردہ مسئلہ یوں ہی قابل راجح ہے جس طرح امام محمد کی کتب ستہ کا مسئلہ ہے اور فقہ میں اس طرح ان کتب ستہ کا مقام ہے جیسے حدیث میں صحاح ستہ کا ہے کیونکہ کہا جاتا ہے "المتون کا لنصوص" کہ متون نصوص کی مانند ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک مسئلہ متن میں ہے اب اس کے برعکس کسی شرح یا فتاوی میں آیا ہے تو بوقت تعارض بھی متون کو شروح اور فتاوی جات پر ترجیح ہوتی ہے کہ وہ قوی اور مقبول وراجح اقوال کو ذکر کرتے ہیں۔

علامہ عبدالحہ لکھنوی کا مختصر القدوری کے معتبر ہونے پر تبصرہ

علامہ عبدالحہ لکھنوی فرماتے ہیں کہ متاخرین علماء کرام نے تین متون پر اعتماد کیا ہے: (xxiii)

(1) الوقایہ تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ ۶۷۳ھ
(2) مختصر القدوری ۴۲۸ھ
(3) کنزالدقائق ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد نسفی ۷۱۰ھ

اور بعض نے ان چار متون پر اعتماد کا اظہار کیا:

(1) "الوقایہ"
(2) "کنزالدقائق"
(3) المختار الفتوی ابوالفضل مجد الدین عبداللہ بن محمود الموصلي ٦٨٣ھ
(4) مجمع البحرین مظفر الدین احمد بن علی بن ثعلب ساعاتی بعلبکی ٦٩٤ھ

کہاں متون کو بوقت تعارض ترجیح دی جائے گی تین وجہ سے :

(1) ان کے مصنفین عظیم مقام رکھتے ہیں۔
(2) ان کتب میں ظاھر الرویۃ مسائل ذکر کرنے کا التزام کیا گیا ہے۔
(3) ان کے مسائل اتنے مضبوط ہیں کہ ان پر مشائخ کبار نے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔البرکتہ مع اکابرکم

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: March 21, 2025

علامہ ابن عابدین شامی کا متن قدوری پر توثیق کا اظہار

تخصص فی الفقہ سال اول میں پڑھائی جانے والی کتاب "رسم المفتی" میں آپ رقمطراز ہیں:

قال لا يخفى ان المراد بالمتون المتون المعتبرة كالبداية ومختصرالقدورى والمختار والنقاية والوقاية والكنز والملتقى فانها الموضوعة لنقل المذهب مما هو ظاهر الرواية([xxiv])

یہ بات سب پر واضح ہے کہ متون سے فقہ حنفی میں مراد معتبر یعنی قابل اعتماد مراد ہیں۔ مثلا بدایۃ المبتدی (علامہ امام ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی ۵۹۳ھ) اور مختصر القدوری اور المختار الفتوی اور النقایۃ (صدر الشریعہ عبداللہ بن مسعود حنفی ۷۴۵ھ) اور وقایہ اور کنزالد قائق اور ملتقی الابحر (علامہ ابراہیم بن محمد حلبی ۹۵۶ھ) اسے قدوری، کنز، وقایہ وغیرہ کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ مذکورہ متون معتبرہ اس لیے کہلاتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے مذہب کو نقل کرنے کے لیے ظاہر الروایہ کا التزام کیا ہوا ہے۔

اسی لیے علامہ شامی اسی رسم المفتی میں فرماتے ہیں: فقہائے متاخرین کی غیر محررہ تصنیفات یعنی جن میں صحت کا خاص اہتمام والتزام نہیں کیا گیا اور جن کی پوری تنقیح بھی نہیں ہو سکی ان کے مسائل پر آنکھ بند کر کے اعتماد نہ کیا جائے مثلاً

(1) الدر المختار، علامہ علاء الدین حصکفی، 1088ھ
(2) شرح النقایہ علامہ شمس الدین محمد القہستانی 962ھ
(3) الاشباہ والنظائر علامہ زین الدین، المعروف ابن نجیم، مصری، 970ھ
(4) نمر دالاحکام ملا خسرو محمد بن فراموز 885ھ
(5) تنویر الابصار شمس الدین محمد بن عبداللہ احمد التمرتشی 1004ھ
(6) شرح الاشباہ علامہ محمد ھبۃ اللہ 1224ھ، بنام تحقیق الباھر فی شرح الاشباہ والنظائر
(7) ملا مسکین معین الدین الہروی 954ھ
(8) القنیۃ ابوالرجا، نجم الدین مختار بن محمود 658ھ
(9) النہر الفائق بشرح کنزالد قائق مولانا سراج الدین عمر بن نجیم، 1005ھ
(10) رمز الحقائق فی شرح کنزالد قائق علامہ بدرالدین محمود العینی، 855ھ
(11) البحر الرائق شرح کنزالد قائق زین الدین بن ابراہیم المصری الحنفی 970ھ ([xxv])

علامہ شامی نے چونکہ فرمایا کہ متون سے مراد متون معتبرہ ہے اس لیے ہم نے انہی کی کتاب سے متون غیر معتبرہ کی ان کے ہاں جو مراد تھی وہ بھی ذکر کر دی تاکہ تعرف الاشیاء باضدادہا پر عمل ہو جائے امکان باقی ہے کہ یہ ان کا محدث ابن جوزی اور امام ترمذی کی طرح تفرد ہو آپ اس کی وجہ بھی نقل کرتے ہیں کہ ان کتب کو غیر معتبرہ اس لیے مانا گیا ہے کیونکہ ایجاز واختصار کی بنا پر یہ کتابیں پہیلیاں بن کر رہ گئی ہیں دوسری وجہ غیر معتبرہ ہونے کی یہ ہے کہ ان میں امتیاز کے بغیر رطب ویابس اقوال جمع کر دیے ہیں حتی کہ بعض مقامات پر مذہب غیر کو اپنا مذہب حنفی بنا کر پیش کر دیا گیا ہے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

صاحب مختصر ربیع الابرار کا تبصرہ اور اس متن قدوری کی قبولیت کی اصل وجہ

آپ فرماتے ہیں کہ جس وقت امام قدوری نے مختصر کی تالیف کو مکمل کر لیا تو اس کو اپنے ساتھ بیت اللہ الحرام شریف اپنے ساتھ لے گئے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کی یا اللہ اس متن میں برکتیں عطا فرما۔[xxvi] ان کی دعا بارگاہ الہی میں قبول ہوگئی اور للذي ببكة مباركا و هدى للعلمين سے اس کتاب کو ایسا برکت نامہ ملا کہ جو اس کو کسی نیک صالح استاذ سے مکمل پڑھ لے اور ختم کے وقت دعا کرے تو اس کے بارہ ہزار مسائل کے مطابق اللہ تعالی اس کو بارہ ہزار دراہم عطا کرتا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ مصنف جتنا صاحب تقوی ہوگا تو اس کا اثر پڑھنے والوں کی طرف منتقل ہوتا ہے۔صاحب طاش کبری زادہ نے فرمایا کہ اس کتاب سے علماء برکتیں حاصل کرتے چلے آرہے ہیں یہاں تک کہ اس کو حل مشکلات اور طاعون میں مجرب اور تریاق پایا ہے۔عصر حاضر میں کرونا، ڈینگی سب سے مفید و مؤثر اس کی قرأت ہوگی پھر قرآن کا ختم اور ختم بخاری بھی بدرجہ اولی حل مشکلات میں کام آئیں گے۔اشرف علی تھانوی نے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی نورانیت پر زمانہ طاعون میں نشر الطیب لکھی تو طاعون انڈیا سے ختم ہوگیا۔صاحب کتاب علامہ بدر الدین عینی نے النہایہ فی شرح الھدایہ میں صراحت کی ہے کہ امام قدوری جب مختصر کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو سفر کے اسباب میسر آگئے تو اس کتاب کو سفر حج میں ساتھ لے گئے اور طواف کعبہ سے فراغت کے بعد بارگاہ الہی میں دعا کی یا اللہ اگر مجھ سے بشری تقاضے کے مطابق اس میں کہیں غلطی یا بھول چوک ہوگئی ہے تو مجھے اس پر طلع فرماتا کہ (درست کر سکوں) پھر اس کے بعد آپ نے اس مختصر القدوری کو کتاب الطہارۃ سے لے کر کتاب الفرائض تک ایک ایک ورق کھول کر ورق گردانی کرتے ہوئے دیکھا تو پانچ یا چھ جگہ سے عبارت مٹ چکی تھی یہ آپ کی کرامت تھی۔[xxvii] یہ اولیا کی کرامت کا ظہور وقتا فوقتا ہوتا رہتا ہے۔قبلہ عالم فاتح مرزائیت پیر مہر علی شاہ صاحب سرکار گولڑہ رحمہ اللہ کے طالب علمی کے دور میں فصوص الحکم کی عبارتیں پتوں پر اور آپ کے دل پر پٹھے اوراق کی لکھی جاتی تھیں۔

صاحب الجواہر المضیہ کا تبصرہ

آپ فرماتے ہیں:

صنف ای الامام القدوری من الکتب المختصر المشھور فنفع الله به خلقا لا یحصون

امام قدوری نے مختصر جو کہ مشہور ہے تصنیف فرمائی اللہ تعالی نے اس سے مخلوق کو اتنا نفع دیا جس کو احاطہ شمار میں نہیں لایا جاسکتا۔

ہر دور میں ہر بورڈ میں داخل نصاب رہی عصر حاضر کے نظام المدارس، تنظیم المدارس، کنز المدارس اور وفاق المدارس میں اس کو پڑھایا جاتا رہا ہے اور رہے گا۔ان شاءاللہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

حاجی خلیفہ کا متن قدوری کی توثیق

وهو متن متين معتبر متداول بين الائمة الاعيان وشهرته تغني عن البيان

اور مختصر القدوری ایسا مضبوط متن ہے جو قابل اعتبار بھی ہے اور جوائمہ حقائق ہیں ان کے درمیان رائج بھی ہے اور اس کی شہرت اتنی ہے کہ یہ محتاج بیان و تعارف نہیں۔

اور شروح کے مختلف ابواب ان کی الگ اشاعت ہوتی رہتی ہے لیکن یہ واحد حنفی متن ہے جو ہمیشہ مدارس میں تدریس کی زینت رہنے کے ساتھ اس کو یہ بھی اعزاز اور مقبولیت بین الانام ہے کہ اس کے متن کے بھی چند ابواب مستقل کتاب کی حیثیت میں مختلف مکتبوں سے ان کی اشاعت ہوتی رہی، مثلا کتاب النکاح، کتاب الجہاد، کتاب السیر۔(xxviii)

اشاعتی اعتبار سے مختصر القدوری کی مقبولیت شہرہ آفاق

کسی کتاب کی مقبولیت کی یہ بھی علامت ہوتی ہے کہ اس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو اور مختلف لینگویج والے لوگوں تک وہ پہنچے جیسے قصیدہ بردہ شریف ، کشف المحجوب، کافیہ بخاری وغیر ہم۔ڈاکٹر احمد سراج اور ڈاکٹر علی جمعہ محمد فرماتے ہیں :

ترجمت بعض فصوله إلى اللغة الالمانية والفرنسية فى بدايات القرن التاسع عشر

مختصر القدوری متن کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس کی بعض فصلوں کا ترجمہ المانی اور فرانسی زبان میں بھی انیسویں قرن (صدی) کے شروع میں ہوا۔

اور المفتی الشیخ خلیل المیس فرماتے ہیں:

وقد صدرت في عصرنا طبعات عديدة لكتاب القدوري . (xxix)

ہمارے زمانے میں قدوری کتاب کی بہت مرتبہ اشاعت ہو چکی ہے۔

چنانچہ:(۱) دہلی میں ۱۸۴۷ء۔(۲) لاہور میں ۱۸۷۰ء۔(۳) قازان میں ۱۸۹۰ - ۱۹۰۹ء۔(۴) بمبئی میں ۱۳۰۳ھ۔ (۵) استنبول/ترکیہ میں ۱۳۱۰ھ اور ۱۳۱۷ھ، ۱۳۱۸ھ۔(٦) قاہرہ اور مصر میں ۱۹۵۷ء۔اور فرانسی زبان میں اس کا ترجمہ ہوا اور پیرس سے ۱۸۲۹ء میں شائع ہوا۔(۷) پھر تونس سے اس کی اشاعت ہوئی پھر کثیر تعداد میں یہ کتاب مشہور شرح علامہ میدانی کی **اللباب شرح الكتاب** کے ساتھ چھپتی رہی ہے اور مزید تقریبا اس کتاب کی تیس سے زائد اردو عربی میں شروح چھپ چکی ہیں اور احناف کے چوٹی کے امام جن کی کتاب ہدایہ کے بارے میں علامہ عبداللہ زیلعی نے فرمایا:

ان الهداية كالقرآن ق نسخت ما صنفوا قبلها في الشرع من كتب

ترجمہ: ہدایہ گویا اس باب میں قرآن کی مانند ہے جس نے گذشتہ شریعتوں کی کتابوں کو منسوخ کر دیا۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

اور علامہ عماد الدین ابن حاجب نے بھی فرمایا تھا:

كتاب الهداية يهدى الهدى الى حافظيه، ويجلو العي

کتاب ہدایہ ہدایت کی راہ نمائی کرتی ہے یاد کرنے کی طرف اور اندھے کو روشنی بخشتی ہے۔

جب علامہ مرغینانی جیسے فقیہ و محدث نے شرح فقہ کے لیے اس کتاب کا انتخاب کیا اس وجہ سے بھی اس کو مقبولیت عامہ ملی ایک دفعہ اس کو ہدایہ کے ساتھ پھر اس کو الگ بھی لوگ پڑھتے ہیں گویا ہدایہ اول تا آخر طالب علم اس کی لازما تلاوت کرتا رہتا ہے اور بھی اس متن کا اعزاز ہے کہ اس کے اکثر مسائل آیات، احادیث، اقوال صحابہ واقوال تابعین سے مستنبط ہیں اور جو قلیل قیاس سے مستنبط ہیں وہ بھی کسی قاعدہ کلیہ کی جز سے بنے ہوئے ہیں پھر تجرید کی ۷ یا ۱۲ جلدیں ہیں اس کو اتنی مقبولیت نہ مل سکی جتنی متن قدوری کو ملی یہ حرمین میں لے جانے کی اور دائمی تلاوت کی اس کی تحریر کے دوران برکات ظاہر ہوئیں۔([xxx])

منہج واسلوب مختصر القدوری

اس کتاب کے مصنف امام ابو حسین احمد بن محمد بغدادی حنفی قدوری (۳۶۲ھ-۴۲۸ھ) پانچویں صدی ہجری کے نامور فقہاء میں سے ہیں جن کو اصحاب ترجیح یا اصحاب تخریج میں شامل کیا گیا ہے علامہ امام سمعانی علیہ الرحمہ نے آپ کا یوں تذکرہ کیا:

وكان صدوقا وكان ممن انجب فى الفقه لذكائه وانتهت اليه بالعراق رياسة اصحاب أبي حنيفة وعظم عندهم قدره وارتفع جاهه وكان حسن العبارة فى النظر جرى اللسان مديما التلاوة القرآن۔([xxxi])

امام قدوری سچ گو تھے اور آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو اپنی ذہانت کی وجہ سے فقہ میں امتیازی مقام رکھتے تھے عراق میں مذہب حنفیہ کی ریاست آپ کی وجہ سے درجہ کمال تک پہنچی اس وجہ سے آپ کی جاہ و جلال اور بڑھ گئی۔ آپ کی تحریر و تقریر میں بہت دلکشی تھی آپ ہمیشہ تلاوت قرآن کرتے رہتے تھے۔

یوں تو آپ مصنف کتب کثیرہ تھے ہی لیکن مختصر القدوری کی مقبولیت عامہ کا یہ عالم ہے کہ ایک صدی گزرنے کے باوجود پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش، برما، شام، اردن، مصر، لبنان، بغداد، قاہرہ، وغیرہم میں درسی کتاب کی حیثیت سے اس کو پڑھایا جاتا ہے۔

(1) خیر الکلام ماقل ودل کے تحت اس کے ایک نسخہ کے مطابق فقط ۲۱۷ صفحات ہیں اور لاکھ مسائل میں سے **۱۲۰۰۰** بارہ ہزار مسائل پر مشتمل اس متن کی عبارت کو ۶۱ عنوانات کے ساتھ "کتاب" اور ۶۲ عنوانات کو "باب" سے معنون کیا ہے مثلاً کتاب الطھارۃ سے لے کر کتاب الفرائض تک اور باب التیمم سے لے کر باب حساب الفرائض تک۔

(2) آپ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے کتاب/باب کے نام سے مرکزی عنوانات قائم کرتے ہیں پھر اجمال کے بعد تفصیل کرتے وقت عبارت کے آغاز میں ہی باب کی مناسبت سے اس کا شرعی حکم بیان کر دیتے ہیں مثلاً باب الاذان کے نام سے عنوان قائم کیا پھر اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اذان کی شرعی حیثیت کو یوں واضح کیا: **الاذان سنة للصلوات الخمس والجمعة دون ما سواها اذان** سنت ہے پانچوں نمازوں اور جمعہ کیلئے نہ کہ دیگر نمازوں کے لیے۔

اسی طرح باب الجماعۃ عنوان قائم کر کے آگے فرمایا: **الجماعة سنة مؤكدة** یوں ہی باب الشہید قائم کرنے کے بعد شہید کی تعریف کر دی تاکہ طلب مجہول مطلق لازم نہ آئے:

الشهيد من قتله المشركون او وجد فى المعركة وبه اشد الجراحة اوقتله المسلمون ظلما ولا يجب بقتله دية

ترجمہ: شہید وہ خوش نصیب ہے جسے مشرکین نے قتل کیا ہو یا میدان جنگ میں مارا گیا ہو اور اس کے جسم پر زخم کے نشانات بھی ہوں یا اسے مسلمانوں نے ناحق قتل کر دیا ہو اور اس کے قتل سے ابتداءً دیت واجب نہ ہو۔

(3) بعض مقامات پر کسی حکمت کے تحت دلیل پہلے اور دعوی بعد میں ذکر کرتے ہیں جس طرح کتاب الطہارت کے آغاز میں آیت کریمہ ذکر کی اور بعد میں دعوی ذکر کیا کہ وضو کے چار فرائض ہیں۔

(4) کوئی بھی اختلافی مسئلہ ہو تو اس کا آغاز احناف کی رائے سے ذکر کرتے ہیں لیکن امام اعظم بحیثیت صاحب مذہب ہونے کے جب ذکر کرتے ہیں تو قال ابو حنيفة کہہ کر ذکر کرتے ہیں یوں ہی صاحبین کا ذکر قال ابو يوسف و محمد رحمة الله عليهما کہہ کر کرتے ہیں۔

(5) اگر فتوی کے بغیر محض رائے کا یعنی احناف کا ذکر کرنا ہو تو " قال اصحابنا" فرماتے ہیں پھر اس کے بعد امام شافعی کی رائے " قال الشافعی" کہہ کر ذکر کرتے ہیں۔

(6) اور اگر درمیان میں امام مزی، مروزی اور اصطخری رحمہم اللہ کا ذکر کرنا ہو تو قال اصحاب الشافعی کہتے ہیں۔

(7) احناف کے دلائل کا ذکر اکثر قرآن، سنت، اجماع سے کرتے ہیں اور کبھی قیاس و استحسان کا ذکر بھی کرتے ہیں لیکن اس کی علت قرآن و سنت سے مستنبط ہوتی ہے تو احناف کے دلائل کے لیے "لنا" اور اصحاب شوافع کی دلیل یا تردید کے لیے قالوا ۔احتجوا ۔

(8) اور اکیلا مخالفین کی دلیل کا رد کرنے کیلئے " قلنا" کا لفظ بولتے ہیں۔

(9) اور امام شافعی کی دلیل کے دفاع کے لیے فان قالوا۔

(10) اور بعض اوقات فریق مخالف کی دلیل کا رد اور اس پر اعتراض کر کے جواب دینے کیلئے "قلنا" کا لفظ بولتے ہیں۔

(11) پھر جب شوافع کے اعتراضات احناف کی دلیل پر ذکر کر لیتے ہیں تو ہر ایک اعتراض کو قالوا، فان قيل، فان قالوا سے ذکر کرتے ہیں۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

قدوری کی عربی شروحات

نمبر شمار	شارحین	کتب
(1)	شيخ الحديث الحافظ القاضي عبد الرزاق بهتر الوى حطاروى	المظهر النوري (1جلد)
(2)	ابو بكر بن على الحدادي ٨٠٠ھ	السراج الوہاب الموضوع لكل طالب و محتاج (اس شرح کا اختصار الجوہرة النير ة، 2 جلدين)
(3)	القاسم بن عبد الله بن قطلوبغا ٨٧٩ھ	التصحيح والترجيح
(4)	ابو عبد الله محمد بن رمضان الرومي المعروف بدر الدين شبلى الطرابلسى ٧٦٩ھ	الينابيع في معرفة الأصول والتفاريع
(5)	امام يوسف بن عمر ٨٣٢ھ	جامع المضمرات والمشكلات في شرح مختصر الامام القدورى (6جلدين)
(6)	سماعيل بن حسين البيهقي ٤٠٢ھ	الكفاية
(7)	جواہرزاده محمد بن حسين ابوبكر بخارى ٤٨٢ھ	شرح مشكلات القدورى
(8)	عبد الرب بن منصور الغزنوى ٥٠٠ھ	ملتمس الاخوان
(9)	جمال الدين ابو سعيد المطهرين الحسن بن سعيد ايزدى سيد عبدالغنى ٥٩١ھ	اللباب (2 جلدين)
(10)	على بن احمد بن مكى الرازى ٥٩٨ھ	خلاصة الدلائل في تنقيح المسائل
(11)	محمد بن ابراہیم الرازى النورى ٦١٩ھ	النوري شرح القدوري
(12)	ابو اسحاق ابراہیم بن عبد الكريم الموصلى ٦٢٨ھ	شرح القدوري
(13)	محمد بن رسول الموقانى٦٤٤ھ	البيان
(14)	نجم الدين مختار بن محمود الزهدى معتزلى حنفى ٦٨٥ھ	الفروع المجتبى
(15)	حميد الدين على بن محمد البخارى ٦٦٧ھ	الفوائد البدريه
(16)	محمد شاه بن محمد المعروف بابن الحاج حسن ٩٣٩ھ	شرح القدوري
(17)	ابو الحسن على بن ابي بكر المرغينانى ٥٩٣ھ	بداية المبتدى في الفروع
(18)	مظفر الدين احمد بن على الساعاتي البغدادى ٦٩٤ھ	بجمع مسائل القدوري
(19)	محمود بن احمد قونوى ٧٧٠ھ	التقرير (4 جلدين)
(20)	ابو المعالى بهاء الدين محمد بن احمد الاستيجابى ٥٩١ھ	زاد الفقهاء
(21)	شهاب الدين احمد سمر قندى	شرح القدوري
(22)	ابو نصر احمد بن محمد محمد الاقطع ٤٧٤ھ	شرح القدورى (2جلدين)
(23)	مفتى وسيم احمد قاسمى	انوار القدورى (3جلدين) (اغردط)
(24)	محمد سليمان ہندى ٤٢٨ھ	المعتصر الضروري
(25)	مولوى محمد اعزاز على	التوضيح الضروري
(26)	مفتى بهاء الدين دہلوى	القول المختار في مسائل القدوري والاختيار
(27)	مولانا احمد بن محمد	البحر الزاخر
(28)	علامه اسماعيل بن الحسين البيهقي	الكفايه

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

قدوری کی اردو شروحات

نمبر شمار	شارحین	کتب
.1	ڈاکٹر خلیل احمد قادری(از راقم سطور)	زینت القدوری (2جلدیں)
.2	مولوی عبدالحفیظ	اشرف النوري
.3	علامہ وسیم القادری	کتاب المسائل(1 جلد)
.4	علامہ غلام مصطفی سندی	شرح مختصر القدوری (1 جلد)
.5	مولوی عبدالعلی قاسمی	التکمیل الضروري(1 جلد)
.6	مولوی نصیب اللہ مالیزی	التشریح الوافي(1 جلد)
.7	مولوی عمیر الدین قاسمی	الشرح الثمیري(2 جلدیں)
.8	مفتی حبیب اللہ قاسمی	التوضیح الضروري(2 جلدیں)
.9	مولانا محمد بشر چشتی سیالوی	نایاب کستوری
.10	مولوی نظام الدین کیرانوی	تنقیح الضروري
.11	مولوی محمد عاشق الہی	التسہیل الضروري المسائل القدوري
.12	مفتی محمد افضل اشاعتی	افضل التطبيق العصري على مسائل القدوري متن قدوری سے جدید مسائل کا عمدہ استنباط اور عمدہ انطباق
.13	مولوی سید محمد امیر شاہ قادری	درس قدوری
.14	مولوی نعیم احمد	الحل الضروري
.15	مفتی محمد شبیر نوی	ایضاح الشکوری (2 جلدیں)
.16	ابو حمزہ علامہ محمد منظور نظامی	منظور الضروری (2 جلدیں)
.17	علامہ لیاقت علی رضوی	شرح قدوری مع توضیح مذاہب اربعہ (2جلدیں)
.18	مولوی محمد عبدالقادر جیلانی	القول الصواب في مسائل الكتاب (1 جلد) 265مفتی بہا اقوال کی تعیین مع متدلات و تخریجات

متن قدوری کی روشنی میں چند جدید مسائل کا حل

(1)متن قدوری کا مسئلہ

ففرض الطهارة غسل الاعضاء الثلاثة ومسح الرأس

پس وضو کا فرئضہ تین اعضاء کا دھونا اور سر کا مسح کرنا ہے۔

مسئلہ جدیدہ نمبر1: مصنوعی اعضاء کا حکم وضو میں

سرجری کے ذریعے جوڑے جانے والے ہاتھ اور پاؤں دو طرح کے ہوتے ہیں:

(1) وہ بدن سے جدا نہیں کیے جاسکتے۔

(2) وہ جو بغیر مشقت کے جدا کیے جا سکتے ہیں۔ بصورت اول کا حکم عضو اصلی کی مانند ہو گا یعنی ان کا وضو اور غسل میں دھونا فرض ہے اور بصورت ثانی کا حکم عضو اصلی کی طرح نہیں ہے کیونکہ ان کا وضو اور غسل میں دھونا فرض نہ ہو گا۔

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
March 21, 2025

دلیل : حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت جنگ کلاب کو میری ناک زخمی ہوگئی میں نے پھر چاندی کی ناک بنوالی پھر جب وہ بدبودار ہوئی تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی ناک بنانے کا حکم دے دیا۔[xxxii]

مسئلہ جدیدہ نمبر2: ووٹر کی انگلی پر سیاہی مانع وضو ہے یا نہیں

الیکشن کے موقع پر جو رنگ لگایا جاتا ہے وہ تیز اثر روشائی کے حکم میں ہے اسے ذی جرم (جسم والا، حصے دار) کے درجہ میں قرار نہیں دیا جائے گا اس لیے اس کا وضو پر کوئی اثر نہ ہوگا اور اس کے ہوتے ہوئے وضو درست ہوگا۔

دلیل : صاحب درمختار فرماتے ہیں: ولا تمنع ماعلی ظفر صاغ ولا طعام بین استانه اور رنگساز کے ناخن پر رنگ وضو کے مانع اور دانتوں کے درمیان کھانے کے ذرات نہیں ہیں۔[xxxiii]

مسئلہ جدیدہ نمبر3: کونٹیکٹ لینس کے ساتھ وضو کا مسئلہ

عصر حاضر میں عینک کی جگہ کچھ حضرات کونٹیکٹ لینس کا استعمال عموماً کرتے ہیں یہ پلاسٹک کی گول شکل میں ہوتا ہے جو آنکھ کے گول کالے حصے کو ڈھانپ لیتا ہے اس کے استعمال سے وضو وغسل پر کوئی بھی اثر نہ ہوگا اور وضو وغسل درست ہو جائے گا علامہ شامی نے فرمایا: لا غسل باطن العینین لانه شحم یضره الماء الحار والبارد[xxxiv] "دونوں آنکھوں کے اندر والا حصہ نہیں دھویا جائے گا کیونکہ وہ ایسی چربی ہے جسے گرم وسرد پانی نقصان پہنچاتا ہے"۔

(2) متن قدوری کا مسئلہ

المعانی الناقصة للوضوء کل ما خرج من السبیلین[xxxv]

"وہ اسباب جو وضو کو توڑتے ہیں ان میں سے ہر وہ چیز پیشاب کے دونوں راستوں سے باہر نکلے"۔

مسئلہ جدیدہ نمبر4: انڈوسکوپی اور وضو کا مسئلہ

انڈوسکوپی ایک پتلی سی نلکی ہوتی ہے جس کو پیچھے کی راہ سے داخل کرکے اندرونی معائنہ کیا جاتا ہے اس کے داخل کرنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

دلیل: عن صفوان بن عسال قال قال رسول اللہ یا مرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلاثة ایام ولیالیھن الأمن جنابة ولکن من غائط وبول ونوم۔"حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبکہ ہم سفر میں ہوتے یہ کہ ہم موزوں کو تین دن رات نہ اتاریں مگر جنبی ہونے کی صورت میں اور پاخانہ وپیشاب کی صورت میں اور نیند کی صورت میں"۔

علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : **کل شیء غیبه في دبره ثم اخرجه أو خرج بنفسه ینقض الوضوء والصوم** [xxxvi] ہر وہ چیز جو دبر (پیشاب کا پچھلا حصہ) میں غائب ہوئی پھر اس کو باہر نکالا گیا یا خود نکلی تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور روزہ فاسد ہوگا۔

(3) متن قدوری کا مسئلہ

والغلبة على العقل بالاغماء و الجنون([xxxvii])

"اور وضو ٹوٹ جاتا ہے مطلوب العقل ہونے پر بے ہوشی اور پاگل پن سے"۔

مسئلہ جدیدہ نمبر 5: کیا شراب پینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

اصل علت نشہ کا آنا ہے کیونکہ **"الخمر حرام لانه مسکر وکل مسکر حرام فالخمر حرام"** شراب کے حرام ہونے کی وجہ ہی نشہ ہے لہذا اگر شراب پینے کے بعد نشہ آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر بالکل نشہ نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

دلیل: فقہی قاعدہ بھی یہی ہے الحکم یدوم ما دامت علته وینتفی بانتفاء علته حکم تب تک رہتا ہے جب تک علت باقی رہتی ہے اور جب علت ختم ہو جاتی ہے تو حکم بھی ختم ہو جاتا ہے۔

(4) متن قدوری کا مسئلہ

وفرض الغسل المضمضة

" غسل کے تین فرائض میں سے ایک فرض کلی کرنا ہے"۔

مسئلہ جدیدہ نمبر 6: دانتوں کا کیپ غسل کیلئے رکاوٹ ہے؟

بعض اوقات دانت خراب ہو جاتے ہیں تو دانتوں کے اوپر کیپ لگایا جاتا ہے وہ ہمیشہ کیلئے جام ہو جاتا ہے آسانی سے نہیں نکلتا ہے اس کا حکم غسل میں یہ ہوگا کہ محض اس کے اوپر سے پانی بہانا ہی کافی ہے اور غسل درست ہو جائے گا۔

دلیل: علامہ شامی فرماتے ہیں: **یجب ای یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج لعین وجه السقوط ان عدم وجوب غسلها قال الشامی وجه السقوط ان عدم وجوب غسلها الحرج([xxxviii])**۔ فرض ہے اتنے حصے کا دھونا جسم میں سے جس کو ایک ہی مرتبہ بغیر حرج کے دھونا ممکن ہو جیسے کان، ناک، مونچھیں اور بدن کے اس حصہ کو دھونا واجب نہیں جس کے دھونے میں حرج ہو جیسے آنکھ کیونکہ اس سے حرج لازم آتی ہے اور الحرج مدفوع"۔

(5) متن قدوری کا مسئلہ

غسل سائر البدن

"سارے جسم کو دھونا" کلی کرنے کے بعد اور ناک میں پانی چڑھانے کے بعد تیسرا غسل کا فرض سارے بدن کو دھونا ہے۔

مسئلہ جدیدہ نمبر 7: تنگ ائیر رنگ کا غسل میں کیا حکم ہے؟

ائیر رنگ یعنی کان کی بالی اگر اتنی زیادہ تنگ ہو کہ سوراخ میں پانی داخل نہ ہو سکتا ہو تو اس کو حرکت دینا اور پانی کا پہنچنا ضروری ہوگا اور اگر کان کا سوراخ کشادہ ہو تو نہ حرکت دینے کی ضرورت ہے اور نہ ہی عورتوں کو بالی نکالنے کی ضرورت ہے کیونکہ کشادگی کی وجہ سے پانی کانوں کے سوراخوں میں پہنچ جاتا ہے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

دلیل: علامہ شامی رقمطراز ہیں: ولو كان خاتما ضيقا الى الثقب عند مروره على اذنه اجزاه كسرة واذن دخلهما الماء والايدخل ادخله ولو با صبعه ولا يتكلف بخشب ونحوه والمعتبر غلبة ظنه بالوصول(xxxix)اور اگر انگشتری تنگ ہو تو اس کو اتارنا یا زیور کی طرح حرکت دینا واجب ہے اور فتاوی عالمگیری میں اس سے مختصر جامع مسئلہ یوں بیان کیا: وجب تحريك القرط والخاتم الضيقين(xl) "واجب ہے زیور اور تنگ انگوٹھی دونوں کو حرکت دینا"۔

مسئلہ جدیدہ نمبر۸: آب زم زم سے وضو غسل

چونکہ آب زم زم متبرک پانی ہے لہذا اس سے وضو کرنا مکروہ ہے بشرطیکہ دوسرا متبادل پانی مہیا ہو ورنہ بلا کراہت جائز ہے۔

لیکن غسل جنابت ہر حالت میں کراہت سے خالی نہیں ہے اور نہ ہی اس سے استنجا کرنا بلا کراہت جائز ہے تاہم اگر باوضو اس سے تبرک کے طور پر وضو کرے یا پاک بدن والا شخص اس سے غسل کرے تو بلا کراہت جائز ہے۔

دلیل : يجوز الاغتسال والتوضوء بماء زمزم ان كان على طهارة للتبرك فلا ينبغي أن يغتسل به جنب ولا محدث ولافى مكان نجس ولا يستنجى به ولا يزال به نجاسة حقيقة وعن بعض العلماء تحريم ذلك وقيل أن بعض الناس استنجى به فحصل له باسور۔(xli) غسل اور وضو آب زم زم کے ساتھ جائز ہے اگر باوضو بندہ بطور حصول تبرک کرے لیکن غیر مناسب ہے اس کے ساتھ جنبی کا غسل کرنا اور نہ ہی بے وضو کا اور نہ پلید جگہ میں اس کا استعمال کرنا اور نہ ہی اس سے استنجاء جائز ہے اور نہ ہی اس سے نجاست حقیقیہ کا ازالہ کیا جاسکتا ہے اور بعض علماء نے مطابق مذکورہ تمام صورتوں میں حرام قرار دیا ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ بعض لوگوں نے اس کے ساتھ استنجا کیا تو ان کو بواسیر کی بیماری لاحق ہو گئی۔

(6) متن قدوری کا مسئلہ

ولا يجوز لحائض ولا لجنب قرأة القرآن

"حیض والی عورت اور جنبی مرد کے لیے قرآن مجید کو پڑھنا جائز نہیں ہے"۔

مسئلہ جدیدہ نمبر9: حالت حیض میں قرآن مجید کی کمپوزنگ

حالت حیض میں قرآن کریم کو ٹائپ مشین پر ٹاپ کرنا یا کمپیوٹ میں کمپوز کرنا مکروہ ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ قرآن مجید کے تقدس وعظمت کے پیش نظر کامل پاکیزگی کی حالت میں ہی کمپوزنگ کی جائے۔

دلیل: فتاوی ہندیہ میں ہے: ويكره للجنب والحائض أن يكتبا الكتب الذي في بعض سطوره ايةمن القرآن وان كانالايقران القرآن وقال محمد احب الى ان لا يكتب و به اخذ مشائخ بخارى هكذا في الذخيرة(xlii) جنبی اور حیض والی عورت کیلئے مکروہ ہے قرآن کی ایک آیت کی سطر بھی اگرچہ وہ دونوں قرآن کو نہیں پڑھیں گے اور امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے محبوب ہے کہ قرآن کو اس حالت میں نہ لکھا جائے یہی مؤقف بخاری کے بزرگوں کا بھی ہے اور ذخیرہ کتاب میں یوں ہی ہے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

(7) متن قدوری کامسئلہ

الاذان سنة للصلوات الخمس والجمعة دون ما سواها

"پنجگانہ نمازوں اور جمعہ کیلئے اذان سنت ہے نہ کہ ان کے علاوہ کے لیے"۔

مسئلہ جدید نمبر10 : مساجد میں سیٹلائٹ کے ذریعے ٹیلی کاسٹ کرنے کامسئلہ

عصر حاضر میں بعض یور پین ریاستوں میں صرف ایک ہی مسجد میں اذان دی جاتی ہے اور بقیہ مساجد میں اسی اذان کو سیٹلائٹ کے ذریعے ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے یہ عمل خلاف سنت ہے جو لوگ اس عمل کے عادی بن چکے ہیں وہ تارک سنت ہونے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے کیونکہ ہر مسجد میں علیحدہ علیحدہ اذان دینا سنت ہے اگرچہ مساجد اتنی قریب ہوں کہ ایک مسجد کی اذان کی آواز دوسری مسجد تک پہنچ جاتی ہو۔

دلیل : فتاوی عالمگیری میں یوں ہے: يكره اداء المكتوبة بالجماعة في المسجد بغير اذان واقامة كذافي فتاوى قاضي خان([xliii]) بغیر اذان اور اقامت کے مسجد میں فرض نماز کو باجماعت ادا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ جدیدہ نمبر11: کرفیو میں جماعت کامسئلہ

اگر ملکی حالات خراب ہوں جس کی وجہ سے کرفیو یا کریک ڈاؤن نافذ ہو اور گھر سے باہر نکلنے کی قانونا ممانعت ہو تو ایسی صورت میں اپنی جان و عزت اور آبرو کی حفاظت ضروری ہے اور جماعت چھوڑنے کی اس صورت میں اجازہ ہے۔

دلیل: علامہ شرنبلالی فرماتے ہیں: يسقط حضور الجماعة بواحد من ثمانية عشر شيئامطر و برد و خوف وظلمة([xliv]) باجماعت نماز کو اٹھاروں عذروں میں سے کسی کے سبب چھوڑا جا سکتا ہے:

(1)بارش (2) ٹھنڈک (3) کسی کاخوف (4) اندھیرا الخ

(8) متن قدوری کامسئلہ

الزكوة واجبة على الحر

آزاد پر زکوۃ واجب ہے۔

مسئلہ جدیدہ نمبر12: قومی ورفاہی فنڈ میں زکوۃ کامسئلہ

مدارس اسلامی اور مساجد اسی طرح دیگر ویلفیئر قومی اور رفاہی فنڈ میں جمع شدہ رقومات پر شرعا زکوۃ واجب نہیں ہے اگرچہ وہ مقدار نصاب ہی کیوں نہ ہو اور ان پر سال گزر گیا ہو۔

دلیل : واما الشرائط اللتي ترجع الى المال فمنها الملك فلا تجب الزكوة في سوائم الوقف([xlv]) زکوۃ کی جو شرائط مال کی طرف لوٹتی ہیں ان میں سے ایک ملکیت ہے لہذا زکوۃ وقف کے چرنے والے جانوروں میں واجب نہ ہو گی۔

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
March 21, 2025

(9) متن قدوری کا مسئلہ

وحال عليه الحول

مقدار نصاب پر سال گزر جائے۔

مسئلہ جدیدہ نمبر 13 : زکوۃ کے واجب ہونے کیلئے شمسی سال کا اعتبار ہوگا یا قمری سال کا

مقدار نصاب مال پر جب سال گذر جائے تو اس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے لوگوں میں ماہ رمضان میں ہی ادا کرنے کا نظریہ مشہور ہو چکا ہے اگرچہ یہ مہینہ نیکیوں کی بہار کا ہوتا ہے فضیلت کا باعث ہے لیکن اصل ضابطہ یہی ہے کہ جب بھی سال کہ جب پورا ہو جائے رجب تا رجب لیکن سال گذرنے میں شمسی سال کا اعتبار ہوگا یا قمری سال کا؟ یہ سوال اس وجہ سے اہمیت کا حامل ہے۔ کہ قمری حساب سے سال ۳۵۴ دن کا ہوتا ہے اور شمسی سال کے حساب سے ۳۶۵ دن بنتے ہیں اور ایک چوتھائی روز اور ایک سو بیسواں حصے کا ہوتا ہے یعنی قمری سال شمسی سال سے تقریبا گیارہ دن چھوٹا ہوتا ہے تو حولان حول میں قمری سال کا اعتبار ہوگا شمسی یعنی انگریزی سال کا اعتبار نہ ہوگا۔ مثال کے طور پر ایک شخص ۸ شعبان المعظم کو صاحب نصاب ہوا تو آئندہ سال ۸ شعبان المعظم کو اس کے نصاب پر سال پورا ہوگا اور زکوۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت محمدیہ میں ماہ کے آغاز و اختتام کا دار و مدار فلکیاتی حساب اور سائنس پر نہیں ہے اور نہ ہی نظام شمسی پر ہے بلکہ شرعا معتبر قمری نظام ہے جیسا کہ اس کی طرف آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ارشاد فرماتے ہوئے اشارہ دیا: صوموا الرؤية وافطر و الرؤية روزہ بھی چاند دیکھ کر رکھو اور افطار بھی اس کے مطابق کرو۔

دلیل : حولان الحول على النصاب شرط لوجوب الزكوة فيه والمراد الحول القمرى (xlvi) نصاب پر سال کا گزرنا زکوۃ کے واجب ہونے کی شرط ہے اور اس سال سے قمری مراد ہے۔

مسئلہ جدیدہ نمبر 14: زکوۃ کی ادائیگی روپیہ پیسہ اور سونا چاندی کا مسئلہ

اگر کسی شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو تو اس پر زکوۃ لازم ہوتی ہے اگر کسی شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ سونے کے زیورات ہیں جن کی مالیت مثال کے طور پر فی تولہ ۱۷۲۰۰ کے اعتبار سے ۱۲۹۰۰۰ ہوتی ہے اور اس واجب ہونے والی زکوۃ کی مقدار ۳۲۲۵ روپے ہوتی ہے اور اگر اس میں بناوٹ کی قیمت فی تولہ ۲۲۰ روپے کو ملاتے ہیں تو ان زیورات کی مالیت ۱۳۰۵۰۰ ہوگی اور اس پر واجب ہونے والی زکوۃ کی مقدار ۳۲۶۳ روپے ۵ پیسے ہوگی۔

اب قابل غور سوال یہ ہے کہ ان دو مالیتوں (مالیت باجرت صنعت اور مالیت بدون اجرت صنعت) میں سے ادائیگی زکوۃ میں کس کا اعتبار ہوگا؟ تو اس کا حل یہ ہے کہ اگر زکوۃ عین سونا یا عین چاندی سے ادا کی جارہی ہو تو ساڑھے سات تولہ سونا ساڑھے باون تولہ چاندی کی موجودگی کی صورت میں ان کا چالیسواں حصہ ادا نہ کیا جائے بلکہ سونا چاندی کے زیور کی قیمت کو بنیاد بنا کر زکوۃ روپیوں سے ادا کی جارہی ہو تو اس صورت میں محض زیورات میں لگی ہوئی سونا یا چاندی کی مقدار کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ مارکیٹ میں اس زیور کی قیمت کتنی ہے؟ اس کے اعتبار سے زکوۃ ادا کی جائے گی اور اس کو سونا چاندی کی مقدار کے ساتھ زیور کی صنعت میں لگی ہوئی رقم پر زکوۃ کا وجوب ہوگا اور اس کی بھی زکوۃ ادا کی جائے گی۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

دلیل :شارح نورالایضاح فرماتے ہیں: لا زكوة في الجواهر اللالي الا ان يتملكهانية التجارة([xlvii])

مسئلہ جدیدہ نمبر15 : مرغی فارم کی زکوٰۃ کا مسئلہ

چونکہ پاکستان میں مرغی فارم کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں اس لیے اس کو مسئلہ جدیدہ میں تمام جزئیات کے ساتھ بیان لازی ہے مرغی فارم کی زمین اور عمارت وغیرہ کی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں اور ان میں جو مرغیاں پالی جاتی ہیں ان کی دو صورتیں ہیں :

صورت اولیٰ

سب سے پہلے دیکھیں گے کہ مرغی فارم سے مقصود کیا ہے ؟اگر مرغی فارم سے انڈے مقصود ہیں اور انہی کے ذریعے آمدنی حاصل کی جاتی ہے مرغیاں برائے فروخت نہیں ہیں تو اس صورت میں مرغیوں کی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں ہو گی بلکہ صرف انڈوں سے حاصل ہونے والی آمدنی پر زکوۃ لازم ہو گی گویا مرغیاں یوں ہیں جیسے کسی فیکٹری کے آلات ہوتے ہیں۔

صورت ثانیہ

اور اگر مرغی فارم سے محض انڈے مقصود نہیں بلکہ خود مرغیوں اور چوزوں کو بیچنا مقصود ہے تو ایسی صورت میں سال پورا ہونے پر ان مرغیوں اور چوزوں کی قیمت پر زکوۃ واجب ہو گی۔

دلیل: صاحب الفتاوی التاتارخانیہ علامہ عالم بن علاء الانصاری الدہلوی ٧٨٦ھ فرماتے ہیں:لا تجب الزكوة فی الثوم والاهاون اللتي يحتاج اليها ليدهن بها الجلود والات الضاع الذين يعملون بها وظروف الامتعة لا تجب فيها الزكوة([xlviii])

"زکوۃ واجب نہیں ہے لہسن میں اور ان سلاح میں جن کی طرف بندہ اس لیے محتاج ہوتا ہے تاکہ ان کے ذریعے چمڑوں کو تیل لگائے اور صنعت کے ان آلات میں بھی زکوۃ واجب نہیں جن کے ساتھ کام کیا جاتا ہے اور نفع اٹھانے والے برتن ان میں بھی زکوۃ واجب نہ ہو گی"۔

مختصر القدوری کے مسامحات کی نشاندہی کرنے والوں کے مسامحات کا علمی و تحقیقی جائزہ

مختصر القدوری کی چھیالیس (٤٦) شروحات و حواشی کا ہم بمع شارحین و محشین حضرات کے اسماء سمیت ذکر کر چکے ہیں ان میں سے ایک صاحب فاضل دیوبند مولوی محمد عبدالحفیظ نے اشرفی النوری شرح اردو قدوری لکھی ہے وہ اس شرح کے مقدمہ کے صفحہ ۲۰،۱۹ پر مختصر القدوری کے مسامحات کے نام سے تقریبا بیس مسامحات ذکر کر رہے ہیں یہی حضرت صفحہ ۷ پر علامہ قدوری پر اعتماد کے اور ثقاہت کے حوالہ سے علامہ خطیب بغدادی اور علامہ سمعانی کے حوالہ سے آپ کی فقہی صداقت اور ثقاہت کو ثابت کر چکے ہیں اور اجتماع ضدین محال ہوتا ہے تاہم ان مسامحات کا تحقیقی باحوالہ اور تصریحات اکابر سے جائزہ پیش کرتے ہیں تاکہ امام قدوری کی ثقاہت حرف تنقید سے محفوظ ہو کر برقرار رہے۔

تسامح اول: مدت حیض کے بارے

اولین ہم دارالعلوم دیوبند کے فاضل مولوی محمد عبدالحفیظ کی عبارت پیش کرتے ہیں :

قدوری میں ہے اقل الحیض ثلاثۃ ایام ولیالیھا الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض (ماہواری) کی کم سے کم مدت تین دن اور تین رات ہے حالانکہ یہ درست نہیں بلکہ اگر بجائے تین دن تین رات کے تین دن اور دو رات خون آیا ہے تب ہی اسے حیض قرار دیا جائے گا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ دنوں کا اعتبار ہوتا ہے نہ کہ راتوں کا اب رہا صاحب قدوری کا قول تو اس کی تاؤیل یہ کی جائے گی کہ ولیا لیھا سے مراد یہ صورت ہے کہ عورت نے دن کے بعض حصہ میں خون دیکھا ہو کیونکہ ایسی صورت میں تین روز و شب کا ہونا ناگزیر ہے۔

تسامح اوّل کا محاسبہ و محاکمہ

اس شارح مذکور نے علامہ قدوری کے بارے میں کہا کہ تین دن اور تین راتیں مدت حیض بیان کرنا درست نہیں یہ کیسے قول کیا حالانکہ یہ درست نہیں ۔ جبکہ خود دارالعلوم دیوبند کے شارح قدوری الشرح الثمیری مولوی ثمیر الدین قاسمی نے ص ۸۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور پر اور شرح نور الایضاح بنام ثمرۃ النجاح شارح مذکور نے ص ۱۵۵-۵۶ مطبوعہ زمزم پبلشرز کراچی پر بالکل مولوی عبدالحفیظ کے برعکس لکھا ہی نہیں بلکہ جمہور کی تائید کرتے ہوئے ان کی تردید کرتے ہوئے دلائل حدیث سے ذکر کیے ہیں، ملاحظہ فرمائیں :

حضرت ابوامامہ الباہلی رحمہ اللہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا حیض لڑکی کیلئے اور ثیبہ کیلئے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو تین دن سے کم نہیں اور دس دن سے زیادہ نہیں اس صفحہ پر دوسری دلیل ذکر کرتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : کم سے کم حیض کا خون تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں۔ حوالہ ذکر کرنے کے بعد مزید توثیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں : دار قطنی میں اس قسم کی کئی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم مدت تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

شارح ہدایہ قاضی عبدالرزاق بھترالوی رحمہ اللہ کا تذکرہ

محقق العصر استاذی المکرم علام محمد عبدالرزاق بھترالوی حطاروی رحمہ اللہ مذکورہ عبارت کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں اور اس سے کم ہمارے نزدیک استحاضہ ہو گا رقمطراز ہیں:

ولو بساعة وعليه الفتوى قاله الصدر الشهيد لان الايام اذا ذكرت بلفظ الجمع انتظمت ما بازائها من الليالى فنقصان ساعة منها تنفى الحيض كما ذكرنا([xlix])

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

اگر تین دنوں سے ایک لحہ بھی کم ہوا تو ہمارے حنفیوں کے نزدیک صدر الشہید (امام حاکم المروزی ۳۳۴ھ) کے فتوی کے مطابق یہ حیض نہ ہوگا کیونکہ لفظ ایام لفظ جمع کے ساتھ ذکر کیا جائے تو وہ اپنے مقابل اللیالی (راتیں) کو بھی شامل ہوتا ہے لہٰذا اگر تین دن اور تین راتوں سے ایک لحہ بھی کم ہوگا وہ حیض کی نفی کردے گا۔

اور صدر الشریعہ علامہ حکیم امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں۔ ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔([1])

علامہ ابن نجیم صاحب النہر الفائق کا تبصرہ

شارح کنز الدقائق الامام سراج الدین عمر بن ابراہیم المعروف ابن نجیم الحنفی رحمہ اللہ کی عبارت سے بھی واضح ہوتا ہے کہ صاحب اشرف النوری کا قول غیر ظاہر الروایہ کے مطابق ہے جبکہ امام قدوری نے صحیح احناف کی ترجمانی کی ہے کیونکہ علامہ شامی نے شرح عقود رسم المفتی میں ضابطہ بیان کیا کہ ظاہر الروایۃ اور ظاہر الروایہ کی عبارتوں کے اور مسئلہ کے کے تعارض کے وقت ظاہر الروایہ کو ترجیح ہوگی چنانچہ علامہ ابن نجیم رقمطراز ہیں:

ولم يقل كاصله بلياليهالان ذكر الايام ينتظم ما بازائها من الليالي هذا هو ظاهر الرواية وروى الحسن الاكتفاء بليلتين وجه الظاهر ان كل واحدمن الايام والليالي منصوص عليه فلا يجوز ان ينقص عنه([ii])

اور اصل کی طرح نہیں کہا (مبسوط المعروف کتاب الاصل لمحمد بن حسن) راتوں سمیت کیونکہ دنوں کا ذکر اپنے مقابل (راتوں) کو شامل ہوتا ہے یہی مسئلہ ظاہر الروایۃ (مبسوط، جامع الکبیر، جامع الصغیر، السیر الکبیر، السیر الصغیر، کتاب الزیادات) کے مطابق ہے اور امام حسن بن زیاد کی روایت میں فقط دو راتوں مدت حیض پر اکتفا کیا گیا ہے اور ظاہر الروایہ پر دلیل یہ ہے کہ ایام (دن) اور لیالی (راتیں) ان میں سے ہر ایک پر نص (حدیث) وارد ہوئی ہے لہٰذا مدت حیض تین دونوں سے کم کرنا ناجائز ہے۔

فقہی جزئی سے تائید

مولوی محمد عبد الحفیظ کا امام قدوری کو غلط قرار دینا اس لیے بھی غلط ہے کہ صاحب ہدایہ شارح قدوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب یوم کی جمع الایام بطور جمع استعمال کیا جائے تو وہ راتوں کو بھی شامل ہوتا ہے مثلاً ایک بندہ نذر مانتا ہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو **اللہ علی ان اعتکف ثلاثۃ ایام** اللہ کیلئے مجھ پر لازم ہے کہ میں تین دن اعتکاف کروں گا تو اب اس سے مراد فقط تین دن ہی نہیں بلکہ ۷۲ گھنٹے مراد ہوں گے یعنی دنوں کے ساتھ راتوں میں بھی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

منت ماننے والے کو اعتکاف بیٹھنا پڑے گا جیسے اہل عرب کا مقولہ ہے ایک شخص کی دوسرے سے تین دن اور تین راتیں ملاقات نہ ہوئی اب ملاقات ہونے پر یوں کہتاہے مارأيتك منذايام والمرادبلياليها کہ میں نے تجھے تین دنوں سے نہیں دیکھا یعنی میں نے تجھے تین دن بمع رات نہیں دیکھا۔(lii)

قرآنی آیات سے جمہور کی تائید

اصل استدلال سے قبل یہ سمجھ لیں کہ قرآن مجید کے اندر حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے والد کی دعا کے ساٹھ سال بعد بیٹے کی خوشخبری سنائی اس لیے حضرت زکریا علیہ السلام نے چاہا کہ اس کی کوئی علامت مقرر کر دی جائے جو استقرار حمل پر دلالت کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی علامت یہ مقرر کر دی کہ تم تین دن تک اشاروں کے سوا لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے اب اصل مقصود کو سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ قرآن مجید میں دو جگہ کیا :

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا . (liii)
اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا . (liv)

اول الذکر میں تین دنوں کا اور دوسری آیت میں تین راتوں کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ پہلی آیت میں فقط دن مراد نہیں بلکہ راتیں بھی مراد ہیں کیونکہ القرآن يفسر بعضه بعض کہ قرآن کا بعض بعض کی تفسیر کرتا ہے اسی وجہ سے صاحب تفسیر جلالین نے پہلی آیت کی تفسیر یوں کی :

ان لا تكلم النسا اى تمنع من كلامهم بخلاف ذكر الله تعالى ثلاثة ايام اى بلياليها الارمزا(lv)

اے زکریا تم لوگوں سے کلام مت کرنا یعنی لوگوں سے کلام کرنے کی ممانعت ہے اللہ کا ذکر (تسبیح و تہلیل) کر سکتے ہیں تین دن یعنی راتوں سمیت اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایام لیالی کو شامل ہے اور عقل کا بھی تقاضا ہے کہ عدد منصوص ہونے کے بعد مکمل معتبر ہوتا ہے جیسے نماز کی رکعات کی تعداد اور روزوں کے ایام وغیرہ۔

شارح کا امام قدوری کی طرف غلط تاویل کرنا اور اس کا جواب

شارح قدوری نے کلا بازی کھاتے ہوئے کہا کہ ولیالیھا سے مراد ہے کہ عورت نے دن کے بعض حصہ میں خون دیکھا ہو شارح کی یہ تاویل بھی غلط ہے، صاحب النہر الفائق فرماتے ہیں :

ولم يرد استيعاب ساعات الايام الثلاثة لان انقطاعه ساعة او ساعتين لا يضر(lvi)

حیض کی مدت جو تین دن اور تین راتیں ہیں اس سے مراد تمام تین شب و روز میں ہر ہر لحہ کا گھیر نا نہ لیا جائے گا کیونکہ اگر حیض مدت کے اندر ایک یا دو لمحے بھی رک گیا تو اس سے کوئی نقصان نہ ہو گا بلکہ تین دن اور تین راتیں ہی شمار ہوں گی۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

تسامح دوم: نواقض تیمم کے بارے

شارح مذکور مولوی محمد عبدالحفیظ نے جو امام قدوری کے ضابطہ کو غیر راجح اور اس کے مقابل شارح نقایہ کی بات کو ترجیح دی ہے اصل مسئلہ سے قبل صاحب اشرف النوری شارح قدوری کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

قدوری میں ہے:

وينقض التيمم كل شيء ينقض الوضوء الخ

وقایہ وغیرہ میں بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ ہر اس چیز سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے جس سے وضوٹوٹ جاتا ہے لیکن شرح نقایہ وغیرہ میں یہ ہے کہ تیمم ہر اس چیز سے ٹوٹے گا جس سے کہ اصل ٹوٹ جائے چاہے یہ اصل وضو ہو یا غسل، شرح نقایہ کا قول اچھا ہے اس اعتبار سے یہ کلیہ بھی درست نہ رہا کہ وضو کو توڑنے والی ہر وہ چیز ہے جس سے وضوٹوٹ جائے۔

تسامح دوم کا محاسبہ و محاکمہ

اولین تو آپ نہیں بلکہ ایک عام طفل مکتب بھی عبارت سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ جن کی بظاہر اردو میں اغلاط ہیں مثلاً کہا جا رہا ہے کہ یہ کلیہ بھی درست نہ رہا کہ وضو کو توڑنے والی ہر وہ چیز ہے جس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ وضو کی جگہ تیمم کا لفظ امام قدوری نے استعمال کیا کیونکہ ضابطہ قاعدہ کلیہ بلکہ موجبہ کلیہ یوں امام قدوری علیہ الرحمہ نے بیان کیا: ينقض التيمم كل شيء ينقض الوضوء من وعن اسی مکتب فکر کے شارح قدوری مولوی ثمیر الدین قاسمی اور شارح نور الایضاح بنام ثمرۃ النجاح نے اس عبارت کے تحت یوں تبصرہ و تشریح کی: تیمم وضو کا نائب ہے اس لیے وضو کو توڑنے والی جتنی چیزیں ہیں وہ سب تیمم کو بھی توڑنے والی ہیں مثلاً حدث، مذی، ودی ان سے وضوٹوٹتا ہے تو تیمم بھی ٹوٹتا ہے۔[lvii]

یہی شارح الشرح الثمیری شرح قدوری شریف لکھتے ہیں:

> نواقض تیمم کا بیان، تیمم کو وہ تمام چیزیں توڑتی ہیں جو وضو کو توڑتی ہیں۔ وجہ: تیمم وضو کے قائم مقام ہے اس لیے جو جنابت حیض اور نفاس غسل کو توڑتے ہیں وہ غسل کے تیمم کو توڑیں گے۔[lviii]

معلوم ہوا کہ اس دار العلوم دیوبند کے دو شارح ہیں ایک کی تشریح دوسرے سے نہیں ملتی تو طلبا و قوم و علماء کس طرف کو ترجیح دیں گے۔

ضابطہ متون اور علامہ عبدالحی لکھنوی کا تبصرہ

شارح نے شاید تخصص فی الفقہ اور فقہی ضابطہ کی کتاب الاشباہ والنظائر کو بھی مطالعہ میں نہیں لایا ورنہ مفتی کورس سال اول کا طالب علم بھی جانتا ہے کہ جب متون اور شرح میں تعارض ہو تو متن کو شرح پر اور شرح کو فتاوی پر تقدم حاصل ہوتا ہے اور صاحب قدوری کی کتاب المختصر القدوری خود متون میں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

شامل ہے مولوی محمد حنیف گنگوہی شارح ہدایہ نے اعتراف کیا کہ مذکورہ قدوری کی عبارت: تنبیہ صاحب کتاب، صاحب کنزالد قائق اور صاحب وقایہ وغیرہ نے یہ کہاہے کہ ناقض تیمم ناقض وضوہے۔(lix)اور صاحب تنویرالابصار اور شارح نقایہ نے نقاضہ ناقض الاصل اور یہی بہتر ہے۔

شارح قدوری وہدایہ کی عبارت سے اتناواضح ہواکہ کنزالد قائق، قدوری، وقایہ ان متون میں قاعدہ کلیہ مذکور ہے جبکہ تنویرالابصار اور شارح نقایہ نے اسے برعکس لکھاہے۔ان دونوں حضرات کی اصول متون وشروح وفتاوی سے ناآشنائی کی وجہ سے تذبذب ہواہے جوکہ لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء کامصداق بن گئے اب ہم محاکمہ ومحاسبہ کیلئے امام کی الجامع الصغیر کی شرح از علامہ عبدالحہ لکھنوی بنام النافع الکبیر کاحوالہ پیش کرتے ہیں جس سے فیصلہ کن بات اظہر من الشمس ہوجائے گی۔

متون کا قاعدہ کلیہ

اذا تعارض مافي المتون ومالى غيرها من الشروح والفتاوى فالعبرة المائي المتون ثم للشروح المعتبرة ثم للفتاوى الا اذا وجد التصحيح ونحوذلك في الشروح والفتاوى ولم يوجد ذلك فى المتون فحيننذ يقدم ما في الطبقة الأولى على ما في الطبقة الاعلى (lx)

ترجمہ:جب کبھی متون اوران کے غیر یعنی شروح اور فتاوی کی عبارتوں میں ٹکراؤآئے تواب اس مسئلہ کااعتبار ہوگاجومتون میں موجودہے پھراس کے بعد قابل اعتبار شروح پھراس کے بعد فتاوی لیکن اگر شروح وفتاوی میں قول مفتی بہ کوواضح کیاگیااور یہ چیزیں متون میں غیر موجودہوں تواس صورت میں ادنی طبقہ (شروح وفتاوی) کواعلیٰ طبقہ (متون) پر مقدم کیاجائے گا۔

اس عبارت سے معلوم ہواکہ کنزالد قائق، قدوری، وقایہ متون کے مسئلہ کوشروح، شرح نقایہ، شرح وقایہ، تنویرالابصار پر ترجیح دی جائے گی اب مثال ملاحظہ ہواسی ضابطہ جوعلامہ شامی نے اور رسم المفتی نے بھی بیان کیا، مثال اس ضابطہ کی پیش کی جاتی ہے کہ ایک مسئلہ متون میں اور ایک شرح میں ہے لیکن شرح پر متن کوترجیح ہے اور شرح عقودرسم المفتی میں علامہ شامی اس کی وجہ بھی بتاتے ہیں :

حاصله ان اصحاب المتون التزموا وضع القول الصحيح فيكون مالي غيرها مقابل الصحيح مالم يصرح بتصحيحه فيقدم عليها لانه تصحيح صريح فيقدم على التصحيح الالتزامى

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ متون والوں نے صحیح قول کوذکر کرنے کاالتزام کیاہے لہذایہ تصحیح صریح ہونے کی وجہ سے غیر پر یعنی تصحیح التزامی پر مقدم ہوگی۔

مثال

مذہب کے سبھی متون متفق ہیں کہ نابینا شخص کی گواہی پر فیصلہ نہیں کیاجائے گاجبکہ شروعات وغیرہ میں امام صاحب کی ایک روایت امام زفر کے واسطہ سے یوں نقل کی گئی ہے کہ جن معاملات کاتعلق محض سماع (سننے) سے ہواوران میں آنکھوں سے مشاہدہ کی حاجت نہ ہوتوایسے مقامات پر نابینا کی گواہی مقبول ہوگی۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

اب اس مثال میں دیکھیں شروحات کی یہ روایت متون میں مذکورہ مسئلہ سے ٹکراتی ہے اور اس پر مشائخ کے فتوی کی صراحت بھی نہیں ہے لہذا ہم اصولا روایت متون کو ترتیح یعنی (قدوری، کنز، وقایہ) کو (شرح نقایہ، تنویر الابصار) پر ترجیح دینے کے پابند ہیں اس لیے علامہ خیر الدین رملی نے فتاوی خیریہ میں فرمایا:

لا تقبل عن اعمی ای لا یقضي بها

یعنی البحر الرائق اور خلاصۃ الفتاوی کی بات کو مسترد کرتے ہوئے نابینا کی گواہی قابل قبول بھی نہیں اور اس کے ساتھ فیصلہ بھی نہیں کیا جائے گا۔(lxi)

علامہ ابن نجیم سے شرح النقایہ کی صریح تردید؟

حنفی امام شارح کنز الد قائق نے البحر الرائق میں شرح النقایہ کا رد کر دیا جب ایک شرح دوسری شرح کی تردید کر دے تو متن کی تصحیح متعین ہو جاتی ہے۔

وما وقع في شرح النقاية من ان الاحسن ان يقال وينقصه ناقض ناقض الاصل وضو أكان اوغسلا فغير مسلم لان من المعلوم ان كل شيء نقض الغسل نقض الوضوء فالعبارتان على السواء كما لا يخفى(lxii)

جو کچھ شرح النقایہ میں وارد ہوا ہے کہ بہتر ہے یوں کہا جائے کہ تیمم ہر اس سے باطل ہو گا جو اصل کو توڑ دے خواہ وضو ہو یا غسل، صاحب شرح النقایہ کی یہ بات غیر مسلم ہے کیونکہ یہ بات تو کسی کو پتہ ہے کہ جو چیز غسل کو توڑے گی وہ وضو کو بھی توڑ دے گی لہذا دونوں عبارتوں کا برابر ہونا واضح ہے۔

صاحب طحاوی کا تبصرہ

و اجاب الحموی بان المراد بالوضوء الطهارة اعم من ان تكون عن حدث او جنابة بطريق استعمال الخاص في العام مجازا(lxiii)

ترجمہ: علامہ حموی نے جواب دیا کہ وضوسے مراد مطلقا پاکیزگی ہے وہ عام ہے حدث سے ہو یا جنابت سے اور یہ تاویل اس لیے کی گئی ہے خاص کو مجازی طور پر عموم کے معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔

تسامح سوم: لفظ امام کی تذکیر وتانیث کے بارے

شارح قدوری صاحب اشرف النوری نے بعض مقامات پر بلاوجہ امام قدوری پر کیچڑ اچھالنے کی سعی مذموم کی ہے چنانچہ ص ۲۰ پر لکھتے ہیں کہ علامہ قدوری فرماتے ہیں: وقفت الامامة وسطهن الامامة میں مؤنث کی تاء زیادہ ہے اس لیے کہ لفظ کا جہاں تک تعلق ہے اس کا اطلاق مذکر مؤنث پر ہوتا ہے اصل محاسبہ سے قبل یہ سمجھ لیں کہ عربی زبان میں کچھ لفظ مؤنث کے ساتھ خاص ہیں وہاں تائے تانیث لگانا غلط شمار ہوتا ہے مثلاً حائض، طالق، حامل، اب کسی نسخہ میں حائضہ، طالقہ، حاملہ کا لفظ لکھا ہو گا تو ہم اس پر غلطی یا تسامح کا لفظ بول سکتے ہیں یوں ہی جہاں تانیث کا شبہ ہی نہ ہو جیسے اسماء الحسنیٰ، خالق، باسط، رازق ان میں تاء لکھنا غلط ہو گا لیکن کچھ اسماء ایسے ہوتے ہیں وہاں تاء لگانا نہ لگانا برابر ہوتا ہے جیسے لفظ امام۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

تسامح سوم کا محاسبہ و محاکمہ

اس کو تسامحات میں شمار کرنا کس طرح درست ہے کہ لفظ امام مذکر بھی مستعمل ہے۔ جس طرح سورۃ یسین میں اس کی صفت مذکر استعمال ہوئی : وکل شيء احصينه في امام مبين اور خود فقہ کی کتب میں الامامہ بھی مستعمل ہے مثلاً: عنوان كتاب الامامة قائم کر کے آ گے کہا: الا علم احق بالامامة الخ

دوسرا قرینہ

خود شارح مذکور صاحب اشرف النوری نے اپنی شرح کے ص ۶۱ اپر تاء زیادہ کی ہوئی ہے لکھتے ہیں: فأن فعلن وقفت الامامة وسطهن اور اس مکتب فکر کے شارح قدوری مولوی نصیب اللہ شرح بنام التشریع الوافی شرح اردو مختصر القدوری مطبوعہ مکتبہ الارشد کوئٹہ کے ص ۱۰۹ اپر لکھتے ہیں : فان فعلن وقفت الامامة وسطهن۔

تیسرا قرینہ

بعض متون میں وقفت فعل ماضی کی بجائے فعل مضارع مؤنث اور اس کے بعد امام مذکر استعمال ہوا ہے مثلاً کنز الدقائق کا متن ہے: فأن فعلن تقف الامام وسطهن یہ بھی قرینہ ہے کہ لفظ مذکر بھی مؤنث بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

چوتھا قرینہ

علامہ ابن نجیم البحر الرائق جلد اول ص ۳۵۱ پر فرماتے ہیں:

ذكر في المغرب الامام من يؤتم به اى يقتدى به ذكراكان اوانثى

امام کا مطلب ہے جس کی پیروی کی جائے خواہ وہ مذکر ہو خواہ مؤنث۔

امام عمر بن ابراہیم صاحب النہر الفائق کی فیصلہ کن بات

الامام : هو من يؤتم به اى يقتدى ذكرا كان او انثى وفي بعض النسخ الامامة وترك الهاء هو الصواب لانه اسم لا وصف

امام سے مراد وہ ہے جس کی اقتداء کی جائے چاہے مرد ہو یا عورت اور بعض نسخوں میں الامامہ ہے لیکن ہا کا چھوڑنا درست بات ہے کیونکہ امام ایسا نام ہے جس کا وصف نہیں ہے لہذا امام لفظ بولنا ہی بہتر ہے۔

صاحب المظہر النوری کی عمدہ تحقیق

محقق العصر حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرزاق بھترالوی حطاروی رحمہ اللہ نے فرمایا:

لا ضرورة بناء الثانيث لان امام مشترك بين المذكر والمؤنث ولهذا اكتفى بعضهم على الامام (lxiv)

تائے تانیث بڑھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ لفظ امام مذکر و مؤنث کے درمیان مشترک ہے اسی وجہ سے بعض محققین نے لفظ امام پر ہی اکتفا کیا۔

راقم کا ناقص خیال ہے کہ امامہ ایک منصب کا نام ہے جیسے خطابت اور امام اس کے فائل کا نام ہے جبکہ عورتیں ہن ناقصات العقل والدین کے لحاظ سے منصب امامت کے قابل نہیں اس لیے ایک روایت میں آیا ہے:

اخروھن من حیث اخر ھن اللہ

جب اللہ نے ان کو پیچھے رکھا ہے تو تم بھی انکو پیچھے رکھو۔

اسی وجہ سے عورت منصب نبوت پر قائم نہ ہو سکی اور فقہاء کرام نے یہ بھی فرمایا کہ عورت کی غرض صاحب فراش بنا، بچے جننا، گھر کے کام کاج کرنا جبکہ مرد کی غرض امام وخطیب بننا، قاضی جسٹس بنا وغیرہ اس لیے جب حضور صلی اللہ علی وسلم کو کسری کے بارے میں بتایا گیا کہ حکمران وپیشوا عورت بن چکی ہے تو آپ نے فرمایا تھا کہ اب وہ ہلاک وتباہ ہو جائے گا۔

تسامح چہارم: ازالہ نجاست کیا پانی کے علاوہ بھی ہو سکتا ہے؟ کے بارے

شارح قدوری کی اصل عبارت ذکر کرنے سے قبل سمجھ لیں کہ وہ تسامح قدوری کیوں ثابت کر رہے ہیں؟

اصل مسئلہ یہ ہے کہ ازالہ نجاست کس کس چیز سے ہو سکتا ہے؟

امام زفر امام محمد امام شافعی امام مالک رحمھم اللہ کے نزدیک محل نجاست صرف پانی سے پاک ہو سکتا ہے جبکہ شیخین (امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمھااللہ) کے نزدیک محل نجاست پانی اور ہر بہنے والی چیز سے پاک ہو سکتا ہے بشر طیکہ وہ بہنے والی چیز خود پاک ہو اور نچوڑنے سے وہ چیز نچڑ بھی جائے اور اس سے ازالہ نجاست بھی ممکن ہو جسے سرکہ، عرق گلاب وغیر ہما۔

اب شارح قدوری کی عبارت ملاحظہ کریں۔

قدوری میں ہے: لم یجز فیه الماء قدوری کے بعض نسخے ایسے ہیں جن میں اس کے بعد او المائع کا بھی اضافہ ہے یہ اضافہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمھااللہ کے قول کے مطابق تو درست ہو گا امام محمد علیہ الرحمہ کے قول کی رو سے نہیں اس لیے کہ پانی امام محمد کے قول کے مطابق متعین ہے۔

تسامح چہارم محاسبہ ومحاکمہ

دراصل شارح اس عبارت میں یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں بعض نسخوں کا شیخین کا ضافہ کرنا درست نہیں یہ غلط فکر ہے کیونکہ صاحب ہدایہ کے منہج واسلوب میں سے یہ ہے کہ جس قول کو مؤخر اور اس کے دلائل کو مؤخر ذکر کرتے ہیں وہ ان کے نزدیک مفتی بہ ہونے کے ساتھ سابقہ مذاہب کا رد بھی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

ہے صاحب ہدایہ کا اس شیخین کے نسخہ کو ذکر کرنا اور دلائل کا آخر میں ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مفتی بہ اور راجح ہے اور علامہ قاسم نے الصحیح والترجیح میں بالکل مائع کا صراحتاً ذکر کیا ہے بلکہ سرکہ اور عرق گلاب کی مثال کو بھی ذکر کیا ہے۔

امام قدوری اور تائید امام بخاری علیہ الرحمہ

شارح مذکور عبارت قدوری کو تسامح کا اشارہ کس طرح دے رہے ہیں جبکہ توثیق بخاری اور ابوداؤد و امام قدوری کی عبارت کی کر رہے ہیں چنانچہ بخاری وابو داؤد شریف کی روایت ہے: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگوں کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا جس سے ہم لوگ حائض ہوتی تھیں پھر جب اس کپڑے کو خون لگ جاتا تو ہم تھوک سے تر کر لیتے اور ناخن سے رگڑ لیا کرتے تھے لہذا وہ چیز پانی کے علاوہ تھوک وغیرہ سے بھی پاک ہو جاتی تھی۔[lxv][lxvi]

سب کے نزدیک خون ناپاک ہے اس کو تھوک سے تر کر کے ناخن سے رگڑ دیا تو نجاست زائل ہوئی لہذا وہ کپڑا پاک ہو گیا اور اصل علت ہی احناف کے نزدیک ازالہ نجاست ہے، فتاوی کا حوالہ اور تائید ملاحظہ ہو۔

صاحب فتاوی التاتار خانیہ

امام اعظم ابو حنیفہ نے وہی حدیث کا مطلب سمجھا جو کہ امام بخاری نے سمجھا ہے کیونکہ تھوک میں تیزاب کی مانند اثر ہوتا ہے جس سے ازالہ نجاست کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اس کی تائید میں علامہ عالم بن العلاء الانصاری الدہلوی فرماتے ہیں: ولو غسله بلبن او خل فانعصر موضع الدم حتى خرج من الثوب فقد طهر[lxvii]

اگر اس نجاست کا ازالہ دودھ یا سرکہ کے ساتھ اس طرح کیا کہ خون کی جگہ کو اتنا نچوڑا کہ وہ کپڑے سے باہر نکل گیا تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔

صاحب ہدایہ کا تائیدی وتصریحی بیان

جواب الكتاب لا يفرق بين الثوب والبدن وهذا قول أبي حنيفة واحدى الروايتين عن أبي يوسف وعنه انه فرق بينهما [lxviii]

کتاب کا جواب کپڑے اور بدن میں کوئی فرق نہیں کرتا یہ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا قول ہے اور ایک روایت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے مروی ہے اور ان سے ایک روایت یہ ہے کہ ان دونوں میں فرق ہے بدن میں پانی ہی سے پاکیزگی ہو گی اور کپڑے وغیرہ میں اس کے علاوہ سے بھی طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب یعنی قدوری نے واضح شیخین کا مذہب بیان کیا ہے اور صاحب ہدایہ کا قول مفتی بہ کی طرف اشارہ کرنا بھی مقصود ہے۔

صاحب فتح الباری کی جزئیات سے تائید

علامہ ابن حجر شارح بخاری صاحب فتح الباری کی جزئیات سے قبل یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اشتراک فی العلۃ واجب کرتا ہے اشتراک فی المعلول کو لہذا پانی کا مظہر ہونا ازال نجاست کی وجہ سے ہے جب یہی علت سرکہ وغیرہ میں پائی جاتی تو پھر پانی کی طرح یہ چیزیں بھی مظہر ہوں گی چنانچہ صاحب کبیری غنیہ المستملی شرح منیۃ المصلی ص ۱۷۵ مطبوعہ مذہبی کتب خانہ اردو بازار کراچی پر لکھتے ہیں :

كذا تجوز از التها بالنار او بالتراب لان المقصود قلع اثرها فاذا حصل بالناراو بالتراب اجزاء

اسی طرح نجاست کا ازالہ آگ یا مٹی کے ساتھ کرنا بھی جائز ہے کیونکہ مقصود ازالہ نجاست ہے جب وہ آگ یا مٹی کے ساتھ حاصل ہو گیا تو کفایت کرے گا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی اور تائید شیخین

شیخین کے مذہب کے مطابق علت ازالہ نجاست ہے وہ جہاں جہاں پائی جائے گی معلول وہاں متحقق ہوتا چلا جائے گا۔اب تفریع بٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بچہ اگر ماں کی چھاتی پر قے کردے اور پھر پستان سے دودھ پی لے یہاں تک کہ قے کا اثر ختم ہو جائے تو چھاتی پاک ہو جائے گی یوں ہی اگر کسی کی انگلی میں خون یا شراب لگی ہو اور اس کو کوئی چوس لے یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہے تو انگلی پاک سمجھی جائے گی۔یہ سب جزئیات شیخین کے مذہب کی تائید کرتی ہیں لیکن امام محمد کے نزدیک صحیح نہ ہو گا کیونکہ پانی کے ذریعے طہارت حاصل نہ ہوئی۔(lxix)

بالآخر، امام قدوریؒ اور ان کی معرکۃ الآراء تصنیف مختصر القدوری کا جامع مطالعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ حنفی فقہ کی علمی عمارت صرف تاریخی اہمیت کی حامل نہیں بلکہ آج کے پیچیدہ فقہی، قانونی اور معاشرتی مباحث میں بھی رہنمائی فراہم کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔قدوریؒ کا منہج، جس میں روایت، درایت، اعتدال اور فقہی توازن کا حسین امتزاج ملتا ہے، اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ کلاسیکی فقہی متون کو نئے فکری تناظر میں سمجھ کر عصری مسائل پر مؤثر طور پر منطبق کیا جاسکتا ہے۔اس تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ امام قدوریؒ پر عائد کیے جانے والے اعتراضات علمی باریک بینی سے غیر متعلق ثابت ہوتے ہیں، جبکہ مختصر القدوری اپنی استنادی حیثیت، فقہی جامعیت اور تعلیمی مقام کے اعتبار سے آج بھی فقہا و طلبہ کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔عصرِ حاضر کی ضروریات اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ کلاسیکی فقہی سرمایہ کو نہ صرف محفوظ رکھا جائے بلکہ جدید فقہی تربیت، تحقیق اور قانونی مکالمے میں متحرک طور پر شامل کیا جائے۔اس طرح امام قدوریؒ کا علمی ورثہ نہ صرف محفوظ رہے گا بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی کا ایک معتبر، قابلِ اعتماد اور دینِ اسلام کی جامع روح سے ہم آہنگ سرچشمہ بھی ثابت ہو گا۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
March 21, 2025

آماخذومراجع

([i]) بغدادی، حافظ ابو بکر علی بن خطیب،(م1070ء)تاریخ بغداد، بیروت: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن اشاعت 2011ء۔ج4، ص377

([ii]) السیوطی، محدث جلال الدین عبدالرحمن،(م1505ء)لب الالباب فی تحریر الانساب، بیروت: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن اشاعت 1997ء۔ج4، ص275

([iii]) بلیاوی، ابوالفضل مولوی عبدالحفیظ،(م1966ء)اللغات۔ کراچی: خیر محمد کتب خانہ آرام باغ، ص662

([iv])السیوطی، محدث جلال الدین عبدالرحمن،(م1505ء)لب الالباب فی تحریر الانساب، بغداد: مطبوعہ مکتبۃ المثنی، سن طباعت 1997ء۔ص104

([v]) الکادوری، امام یوسف بن عمر،(م1331ء) مقدمہ جامع المضمرات، پشاور: مطبوعہ دارالکتب، صدف پلازہ، محلہ جنگی، سن اشاعت 2019ء۔ص20

([vi]) طاش ، کبری زادہ،(م1561ء) مفتاح السعادۃ ومصباح العادۃ في موضوعات العلوم، بیروت لبنان: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن اشاعت 1985ء۔ج2، ص281

([vii]) البغدادي، ابو حسین،(م1032ء) التجرید، افغانستان: مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قندھار، سن اشاعت 2007۔ج1، ص7

([viii]) الزرکلی، خیر الدین،(م1976ء) الاعلام قاموس التراجم، لبنان: مطبوعہ المکتب الاسلامی۔ سن اشاعت 2022ء۔ج4، ص212

([ix]) البغدادی، حافظ ابو بکر علی بن خطیب،(م1070ء) تاریخ بغداد، بیروت لبنان: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن اشاعت 2022ء۔ج4، ص377

([x]) چلپی، حاجی خلیفہ مصطفی،(م1609ء)کشف الظنون عن انسامی الکتب والفنون، بیروت: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن اشاعت 2008ء۔ج1، ص397

([xi]) السیوطی، محدث جلال الدین عبدالرحمن،(م1505ء)لب الالباب فی تحریر الانساب، بغداد: مطبوعہ مکتبۃ المثنی، سن طباعت 1997ء۔ج4، ص275

([xii]) السیوطی، محدث جلال الدین عبدالرحمن،(م1505ء)لب الالباب فی تحریر الانساب، بغداد: مطبوعہ مکتبۃ المثنی، سن طباعت 1997ء۔ج4، ص275

([xiii]) السبکي، تاج الدین،(م1370ء) طبقات الشافعیۃ الکبری، حیدر آباد: مطبوعہ المکتبۃ الوقفیہ، سن اشاعت 2011ء۔ج4، ص29

([xiv]) القرشي، محی الدین ابو محمد عبدالقادر،(م1373ء) الجواہر المضیہ في طبقات الحنفیہ، دکن : مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف، سن اشاعت 2021ء۔ج1، ص247

([xv]) السودني، قاسم بن قطلوبغا،(م1474ء)تاج التراجم في طبقات الحنفیہ، دمشق: مطبوعہ دارالقلم، سن اشاعت 2019ء۔ص103

([xvi]) چلپی، حاجی خلیفہ مصطفی،(م1609ء)کشف الظنون عن انسامی الکتب والفنون، بیروت: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن اشاعت 2008ء۔ج2، ص1631

([xvii]) السودني، قاسم بن قطلوبغا،(م1474ء)تاج التراجم في طبقات الحنفیہ، دمشق: مطبوعہ دارالقلم، سن اشاعت 2019ء۔ص185

([xviii]) الجوزی ، عبدالرحمن بن علی بن محمد،(م1114ء) المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، بیروت: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن اشاعت 1992ء۔ج9، ص24

([xix]) ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان،(م1274ء)کتب الکبائر، بیروت: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن طباعت 1996ء ۔ج17، ص521

([xx]) البغدادي، ابو حسین،(م1032ء) مقدمۃ التجرید، افغانستان: مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قندھار، سن اشاعت 2007۔ص16

([xxi]) البغدادي، ابو حسین،(م1032ء) مقدمۃ التجرید، افغانستان: مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قندھار، سن اشاعت 2007۔ج1، ص14

([xxii]) القاسمی، ابوسعید غلام مصطفی، المتانہ في مرمۃ الخزانۃ، کوئٹہ: مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، میزان مارکیٹ، سن اشاعت 2021ء۔ ص44

([xxiii]) الکھنوی، محمد عبدالحي،(1886ء)مقدمۃ التصحیح والترجیح علی مختصر القدوری، کوئٹہ: مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، میزان مارکیٹ، سن اشاعت 2015ء۔ص30

([xxiv]) شامی، محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین،(م1836ء)شرح عقود رسم المفتی، لاہور: مطبوعہ البشریٰ لائبریری، اردو بازار، سن اشاعت 2022ء۔ص36

([xxv]) الشیخ، محمد اسلم رضا، ثلاث رسائل شرح عقود رسم المفتی، کراچی: مطبوعہ المکتبۃ الغوثیہ، سن اشاعت 2015ء۔ص62،160

([xxvi]) الکھنوی، محمد عبدالحي،(1886ء)مقدمۃ التصحیح والترجیح علی مختصر القدوری، کوئٹہ: مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، میزان مارکیٹ، سن اشاعت 2015ء۔ص31

([xxvii]) علامہ محمد ہارون، حالات صنفین درس نظامی، لاہور: مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ، جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو۔ سن اشاعت 2024ء۔ص88

([xxviii]) البغدادي، ابو حسین،(م1032ء) مقدمۃ التجرید، افغانستان: مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قندھار، سن اشاعت 2007۔ج1، ص14

([xxix]) الکھنوی، محمد عبدالحي،(1886ء)مقدمۃ التصحیح والترجیح علی مختصر القدوری، کوئٹہ: مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، میزان مارکیٹ، سن اشاعت 2015ء۔ص32

([xxx]) الکھنوی، محمد عبدالحي،(1886ء)مقدمۃ التصحیح والترجیح علی مختصر القدوری، کوئٹہ: مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، میزان مارکیٹ، سن اشاعت 2015ء۔ص32

([xxxi]) الکھنوی، محمد عبدالحي،(1886ء)مقدمۃ التصحیح والترجیح علی مختصر القدوری، کوئٹہ: مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، میزان مارکیٹ، سن اشاعت 2015ء۔ص32

([xxxii]) ترمذی، ابوعیسی،(905ء)جامع ترمذی، باب ماجاء في شد الاسنان بالذھب، کراچی: مطبوعہ نور محمد کارخانہ، سن اشاعت 2000ء۔ج1، ص306

([xxxiii]) شامی، محمد امین بن عمر،(م1836ء)ردالمحتار علی الدر المختار شرح تنویر الأبصار، کتاب الطھارۃ، لاہور: مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ شیش محل روڈ، سن طباعت ھ۔ج1، ص289

([xxxiv]) شامی، محمد امین بن عمر،(م1836ء)ردالمحتار علی الدر المختار شرح تنویر الأبصار، کتاب الطھارۃ، لاہور: مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ شیش محل روڈ، سن طباعت ھ۔ج1، ص211

([xxxv]) ترمذی، ابوعیسی،(905ء)جامع ترمذی، باب المسح علی الخفین، کراچی: مطبوعہ نور محمد کارخانہ، سن اشاعت 2000ء۔ج1، ص27

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-1 (January-March 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
March 21, 2025

[xxxvi] شامی، محمد امین بن عمر،(م1836ء)ردالمحتار علی الدرالمختار شرح تنویرالأبصار، کتاب الطھارۃ، لاہور: مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ شیش محل روڈ، سن طباعت ھ۔ج1، ص281

[xxxvii] صدقی، محمد صدقی بن احمد صدقی ،موسوعۃ القواعد الفقھیہ، مصر: مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، سن اشاعت 2022ء۔ج3، ص58

[xxxviii] شامی، محمد امین بن عمر،(م1836ء)ردالمحتار علی الدرالمختار شرح تنویرالأبصار، لاہور: مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ شیش محل روڈ، سن طباعت ھ۔ج1، ص285

[xxxix] شامی، محمد امین بن عمر،(م1836ء)ردالمحتار علی الدرالمختار شرح تنویرالأبصار، لاہور: مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ شیش محل روڈ، سن طباعت ھ۔ج1، ص289

[xl] عالمگیری، ملانظام الدین عالمگیری،(م1748ء)الفتاوی الھندیہ، الفصل الرابع في احکام الحیض، مصر: مطبوعہ کبیری امریہ، ج1، ص13

[xli] الطحاوی، علامہ ابو جعفر الطحاوي(م935ء)، حاشیۃ الطحاوی علی مراقي الفلاح، کتاب الطھارۃ، بیروت: مطبوعہ مکتبۃ العلمیہ، سن اشاعت 2015ء۔ص22

[xlii] عالمگیری، ملانظام الدین عالمگیری،(م1748ء)الفتاوی الھندیہ، الفصل الرابع في احکام الحیض، مصر: مطبوعہ کبیری امریہ، ج1، ص39

[xliii] عالمگیری، ملانظام الدین عالمگیری،(م1748ء)الفتاوی الھندیہ، الفصل الرابع في احکام الحیض، مصر: مطبوعہ کبیری امریہ، ج11، ص53

[xliv] الشرنبلالی، علامہ ابوالاخلاص حسن،(م1659ء)نورالایضاح بذریعۃ النجاح، راولپنڈی: مطبوعہ ضیاءالعلوم پبلی کیشنز، سن اشاعت 2018ء۔ص75

[xlv] کاسانی، علامہ ابو بکر،(م1191ء)بدائع الصنائع في ترتیب احکام الشرائع، کتاب الزکوۃ، فصل في الشرائط، کراچی: مطبوعہ ایچ ایم سعید، سن اشاعت 2020ء۔ج2، ص289

[xlvi] طھماز، عبدالحمید محمود،(م2010ء)الفقہ الحنفی فی ثوبہ الجدید، کتاب الزکرۃ، دمشق: مطبوعہ دارالقلم، سن اشاعت 1995ء۔ج1، ص356

[xlvii] الشرنبلالی، علامہ ابوالاخلاص حسن،(م1659ء)نورالایضاح بذریعۃ النجاح، راولپنڈی: مطبوعہ ضیاءالعلوم پبلی کیشنز، سن اشاعت 2018ء۔ص168

[xlviii] الدھلوی، علامہ عالم بن العلاء،(م1384ء)الفتاوی التاتارخانیۃ، کراچی: مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم، سن اشاعت 2018ء۔ج2، ص19

[xlix] بھترالوی، محقق عبدالرزاق حطاروی،(م2014ء)الجواھر السنایہ حاشیہ ہدایہ، راولپنڈی: مطبوعہ مکتبہ امام احمد رضا، سن اشاعت 2008ء۔ص63

[l] اعظمی، علامہ امجد علی،(م1948ء)بہار شریعت، کراچی: مطبوعہ مجلس المدینۃ العلمیہ، سن اشاعت 2004ء۔ص372

[li] الحنفی، عمر بن ابراہیم،(م1563ء)النہرالفائق، کراچی: مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، سن اشاعت 1985ء۔ج1، ص129

[lii] المرغینانی ، برہان الدین،(م1197ء)الھدایہ اول، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ملتان: مطبوعہ مکتبہ شرکت علمیہ، سن اشاعت 2005ء۔ص231

[liii] آل عمران3:41

[liv] مریم19:10

[lv] السیوطی، جلال الدین،(م1505ء) تفسیر جلالین کلاں، کراچی: مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ، سن اشاعت 1995ء۔ص50

[lvi] الحنفی، عمر بن ابراہیم،(م1563ء)النہرالفائق، کراچی: مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، سن اشاعت 1985ء۔ج1، ص129

[lvii] قاسمی، مولوی ثمیر الدین،(م1970ء) ثمرۃ النجاح شرح نورالایضاح، کراچی: مطبوعہ زم زم پبلشرز، سن اشاعت 2007ء۔ج1، ص71

[lviii] قاسمی، مولوی ثمیر الدین،(م1970ء)، الثمیری شرح قدوری، لاہور: مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، سن اشاعت 2005ء۔ج1، ص71

[lix] گنگوہی، مولوی محمد حنیف،(م2007ء)غایۃ السعایۃ فی مافی الھدایہ، لاہور: مطبوعہ مکتبۃ الاشرفیۃ جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ، سن اشاعت 1990ء۔ج1، ص36

[lx] الحنفی، علامہ قاسم بن قطلوبغا،(م1474ء) الترجیح فی المذھب الحنفی، کوئٹہ: مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ میزان مارکیٹ، سن اشاعت 2005ء۔ص77

[lxi] ابن ہمام، کمال الدین،(م1457ء)فتح القدیر مع الکفایہ، کوئٹہ: مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، سن اشاعت 2010ء۔ج7، ص397

[lxii] الحنفی، ابن نجیم،(1563ء)البحرالرائق، کراچی: مطبوعہ ایچ ایم سعید، سن اشاعت 2003ء۔ج1، ص152

[lxiii] بھترالوی، محقق عبدالرزاق حطاروی،(م2014ء)الجواھر السنایہ حاشیہ ہدایہ، راولپنڈی: مطبوعہ مکتبہ امام احمد رضا، سن اشاعت 2008ء۔ج1، ص50

[lxiv] بھترالوی، محقق علامہ عبدالرزاق حطاری،،(م2014ء)المظھرالنوری، راولپنڈی: مطبوعہ مکتبہ امام احمد رضا، سن اشاعت 2007ء۔ج1، ص21

[lxv] بخاری، محمد بن اسماعیل،(م870ء) صحیح بخاری، باب ہل تصی المرأۃ فی ثوب حاضت فیہ، کراچی: مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، سن طباعت 1961ء۔ رقم312، ص45

[lxvi] امام ابوداؤد، سلیمان بن اشعث،(م888ء)سنن ابوداؤد، باب المرأۃ تغسل ثوبھاالذي تلبسہ فی حیضھا، کراچی: مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، سن طباعت 1961ء۔رقم364، ص58

[lxvii] الدھلوی، علامہ عالم بن العلاء،(م1384ء)الفتاوی التاتارخانیۃ، کراچی: مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم، سن اشاعت 2018ء۔ج1، ص318

[lxviii] المرغینانی ، برہان الدین،(م1197ء)الھدایہ ، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ملتان: مطبوعہ مکتبہ شرکت علمیہ، سن اشاعت 2005ء۔ص70

[lxix] گنگوہی، مولوی محمد حنیف،(م2007ء)غایۃ السعایۃ فی مافی الھدایہ، لاہور: مطبوعہ مکتبۃ الاشرفیۃ جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ، سن اشاعت 1990ء۔ج1، ص194-95